www.KitaboSunnat.com

انٹرویو پینل

اِنٹرویو قاری محمد اِبراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ علم القراءات کو نمایاں طور پر متعارف کروانے والی وہ نامور شخصیت ہیں کہ ان کی جہودِ طیبہ سے اب یہ علم پاکستان کے تمام حلقہ ہائے فکر میں بالعموم اور جماعت اہل حدیث میں بالخصوص زندہ ہوگیا ہے۔ آپ کلیۃ القرآن الکریم، مدینہ یونیورسٹی کے نمایاں فضلاء میں سے ہیں۔ کلیۃ القرآن الکریم، جامعہ لاہور الاسلامیہ کے بانی ومؤسس ہیں جن کے اخلاص اور محنتِ شاقہ کے نتیجہ میں جامعہ لاہور الاسلامیہ تجوید وقراءات کے فروغ میں آج انتہائی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ آپ کی زندگی ایک جہدِ مسلسل سے عبارت ہے۔ آپ ۱۹۹۲ء میں کلیۃ القرآن کے افتتاح کے بعد مسلسل درس وتدریس اور تصنیف وتالیف میں مشغول ہیں۔ مادرِ ادارہ کلیۃ القرآن اور اس سے پھوٹنے والے دیگر تمام کلیات القرآن الکریم کے سینکڑوں فضلاء کی تمام تر عملی جدوجہد حقیقی معنوں میں حضرت شیخ حفظہ اللہ کی مرہونِ منت ہے۔

آپ کی شخصیت کے مذکورہ اوصاف کی نسبت سے رُشد قراءات نمبر کی حالیہ اشاعت میں ہم آپ کا انٹرویو شائع کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ کسی رسالے میں شائع ہونے والا آپ کا یہ پہلا انٹرویو ہے جو آپ کی شخصیت کی تمام جہتوں سے متعارف کرانے کے اعتبار سے انتہائی جامع ہے۔ انٹرویو پینل میں آپ کے شاگرد قاری فہد اللہ مراد (فاضل کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور اور بیٹے قاری عثمان مدنی (فاضل کلیۃ القرآن و التربیۃ الإسلامیۃ) شامل ہیں [ادارہ]

رُشد: اپنا تفصیلی تعارف کرائیں؟

قاری صاحب: میرا نام محمد اِبراہیم بن حافظ محمد عبداللہ ہے، میری رجسٹرڈ تاریخ پیدائش یکم فروری ۱۹۶۰ء ضلع قصور کے معروف گاؤں میر محمد کی ہے۔ رجسٹرڈ کا اِضافہ اس لیے کیا ہے کہ میرے بڑے بھائی جناب مسعود اَحمد صاحب نے بعد اَزاں مجھے بتایا کہ میرے اَندازے کے مطابق آپ کی اصل تاریخ پیدائش ۱۹۵۸ء ہے۔ ہمارا گاؤں میر محمد اس اِعتبار سے ایک امتیازی حیثیت کا حامل ہے کہ ضلع قصور میں شاید سب سے پہلے کسی جگہ باقاعدہ مدرسہ کی بنیاد ڈالی گئی ہے تو وہ ہمارا گاؤں ہے۔

آج سے تقریباً ایک صدی قبل ۱۹۰۵ء ولی کامل حافظ محمد عظیم رحمہ اللہ (حافظ محمد یحییٰ عزیز رحمہ اللہ کے والدِ گرامی) نے اپنے مخلص ساتھیوں حاجی عبدالواحد، حاجی امام بخش المعروف خالد مجاہد، صوفی عبداللہ، مولوی نیک محمد ستوکی، حافظ عیسیٰ کوٹلی رائے ابوبکر، حاجی محمد یعقوب، حاجی حسن محمد (میرے دادا جان) اور دیگر مایہ ناز علماء کرام رحمہم اللہ کے ہمراہ اس مدرسہ میں مسند تدریس کو رونق بخشی۔ ان میں قاری عزیز صاحب حفظہ اللہ کے والد گرامی مولانا عبدالحق، مولانا حافظ محمد بھٹوی اور مولانا عبدالرشید رحمہما اللہ نے اس پورے علاقے کو فیض یاب کیا۔ ان کے نامور شاگردوں میں مولانا علی محمد سعیدی، مولانا محمد یوسف راؤ خانوالا، مولانا محمد شفیع گہلن ہٹھاڑ اور جماعت المجاہدین کی نشانی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد دین مجاہد شامل تھے۔

رُشد: اپنی اِبتدائی تعلیم کے متعلق بتائیں؟

قاری صاحب: میں نے اپنے دوسرے بھائیوں کی بہ نسبت قدرے تاخیر سے پڑھائی کا آغاز کیا۔ تقریباً چھ سال کی عمر میں، میں نے اپنی باقاعدہ تعلیم کا آغاز والدِ گرامی حافظ عبداللہ رحمہ اللہ کے ہاں کیا۔ والدِ گرامی کا یہ معمول تھا کہ وہ ابتدائی قاعدہ، جو ان دنوں یسرنا القرآن ہوا کرتا تھا، خود پڑھاتے اور اس کے بعد ایک پارہ ناظرہ پڑھاتے، آپ اس قدر محنت سے پڑھایا کرتے تھے کہ اس کے بعد بچہ باآسانی ناظرہ قران کریم پڑھ جاتا تھا۔ بالکل اسی طرح مجھے بھی یسرنا القرآن اور تقریبا ایک پارہ والدِ محترم نے پڑھایا اور باقی قرآن کریم ناظرہ میں نے اپنی والدہ محترمہ کو سنایا۔

رُشد: کیا آپ نے سکول کی تعلیم سے اِبتدا نہیں کی حالانکہ ہمارے ہاں عموماً پہلے سکول ہی سے اِبتداء ہوتی ہے؟

قاری صاحب: چند اَیام کیلئے سکول گیا تھا لیکن والدمحترم نے سکول سے ہٹا کر حفظ پر لگا دیا۔ اس کی بھی ایک خاص وجہ تھی۔ ہوا یوں کہ والدِ محترم نے بڑے دونوں بھائیوں محترم محمود اَحمد اور مسعود اَحمد کو سکول میں داخل کروایا، سکول پڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ باقی وقت حفظ کیا کرتے تھے۔ پرائمری تک تو یوں ہی چلتا رہا اور انہوں نے تقریباً پانچ چھ پارے حفظ بھی کر لیے، لیکن پرائمری کے بعد ہائی سکول ہمارے گاؤں میں نہیں تھا لہٰذا انہیں پڑھنے کے لیے ہمارے گاؤں سے دور جانا پڑتا جس کی وجہ سے سکول کے ساتھ ساتھ حفظ کرنا خاصا مشکل کام ہوگیا تھا اس وجہ سے انہوں نے حفظ ترک کر دیا اور سکول کی تعلیم جاری رکھی اور میٹرک کے بعد وہ سکول ٹیچر بھرتی ہوگئے۔ والد محترم کو اس کا بڑا دکھ تھا کہ وہ عالم دین نہیں بن سکے اس لیے اُنہوں نے مجھے چند ہی دنوں بعد سکول سے ہٹا لیا۔

رُشد: آپ نے حفظ کب شروع کیا اور آپ کے اُستاد کون تھے؟

قاری صاحب: میں نے ۱۹۶۷ء میں تقریبا آٹھ سال کی عمر میں اپنے ہی گاؤں میر محمد میں مدرسہ محمدیہ (المعروف کھجور والی مسجد) میں محترم قاری صدیق الحسن رحمہ اللہ کے ہاں حفظ شروع کیا۔

رُشد: آپ نے قاری صدیق الحسن رحمہ اللہ کو بطور اُستاد کیسا پایا؟

قاری صاحب: قاری صدیق الحسن رحمہ اللہ ایک انتہائی مشفق اور بہترین منتظم اُستاد تھے۔ میں نے شعبہ حفظ میں ان جیسا اُستاد آج تک نہیں دیکھا۔ یہ میں نے اس لیے کہا ہے کہ ان میں چند خصوصیات ایسی تھیں جو ان کو سب سے ممتاز رکھتی ہیں۔

① مثلاً ہماری کلاس میں تقریبا ۶۰، ۷۰ طلباء تھے آپ ہر ایک طالب علم پر یکساں نظر رکھتے تھے اور انتہائی باریک بینی سے اس کی عادات اَطوار کا جائزہ لیتے اور مناسب محل پر اس کی اصلاح بھی فرماتے۔

② طلباء کے سبق، سبقی اور منزل کا بہت اِہتمام کرتے مثلاً اگر کسی لڑکے نے صبح سبق یا سبقی نہیں سنایا تو دوپہر میں اس کی چھٹی بند کردیتے تاوقتیکہ وہ سبق یا سبقی یاد نہ کرلے ایسے ہی کوئی طالب علم منزل نہ سنا پاتا تو عصر کے بعد جب خود چہل قدمی کیلئے نکلتے تو اُسے بھی ساتھ لے لیتے۔ سیر بھی ہو رہی ہے اور ساتھ ساتھ اس کی منزل بھی سنی جا رہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ طلباء کی نگرانی اس قدر سختی سے کرتے تھے کہ خود کہیں چلے بھی جاتے تو کلاس اس طرح منہمک ہو کر پڑھتی جیسے خود تشریف فرما ہوں، اس کیلئے ان کا طریقہ کار یہ تھا کہ کسی کام کی غرض سے کہیں جانا ہوتا تو کہہ کر چلے جاتے کہ وہاں جا رہا ہوں، لیکن اچانک پروگرام منسوخ کر دیتے اور کلاس میں آ کر بیٹھ جاتے۔ اس سے طلباء کا تاثر یہ ہوتا کہ قاری صاحب کسی بھی وقت آ سکتے ہیں لہٰذا کھیل کود میں وقت ضائع نہیں کرنا۔

④ جب کسی طالب کو اس کی غلطی پر سزا دیتے تو فوراً اس کی مختلف طریقوں سے دلجوئی فرماتے، اس کی خدمت کرتے، کھلاتے پلاتے تا کہ اس کے دل میں اُستاد کے خلاف نفرت نہ پیدا ہونے پائے۔

⑤ اسی طرح جب کوئی طالب علم درمیان میں ہی پڑھائی چھوڑ کر چلا جاتا تو اسکے پیچھے گھر جاتے اس کو اور اس کے والدین کو سمجھاتے بجھاتے یہاں تک کہ وہ طالب علم خود اور اس کے والدین دوبارہ پڑھائی پر آمادہ ہو جاتے۔

⑤ طلباء کی منزلیں یاد کروانے کا بھی ان کا ایک نرالا انداز تھا، کہ حفاظ کو تہجد کے وقت اُٹھا لیتے اور مسجد کی چھت پر ان سے نوافل میں قرآن پڑھنے کا کہتے اور ساتھ ساتھ خود سماعت فرماتے۔ مجھے وہ دن یاد ہیں کہ جب طلباء رات کے پچھلے پہر اس خاموش فضاء کو تلاوتِ قرآن سے معطر کرتے تھے۔

⑦ قاری صاحب ﷫ بعض مواقع پر طلباء سے خوش طبعی بھی فرمایا کرتے تھے جس سے ماحول بوجھل نہیں ہوتا تھا۔

⑧ جن طلبا کو اللہ رب العزت نے خوش آوازی سے نواز رکھا تھا ان کیلئے خاص اہتمام اس طرح کرتے کہ ان کو باقاعدہ مشق کرواتے غنہ وغیرہ پر نشان لگا کر دیتے اور ان سے باقاعدہ امامت کرواتے تا کہ جھجک ختم ہو اور پڑھنے کا سلیقہ آئے، مجھے بھی دورانِ حفظ کئی مرتبہ نماز کروانے کا موقع دیا گیا۔

⑨ ان کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ اپنے شاگردوں کو عزت و احترام سے نوازتے۔ ان کی اعلیٰ ظرفی کا ایک واقعہ ہے کہ جب عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کیلئے گئے تو میرے پاس تشریف لائے (میں اس وقت جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ میں پڑھ رہا تھا۔) میں نے عرض کیا حضرت میں آپ کے سر پر تیل لگا دیتا ہوں، تو فرمانے لگے: شرمندہ نہ کرو، میں نے جب بہت زیادہ اصرار کیا تو اجازت مرحمت فرما دی جب میں فارغ ہوا تو فرمانے لگے آؤ بھئی اب میں آپ کے سر پر تیل لگاتا ہوں۔ رحمه الله رحمةً واسعةً

یقیناً ہمارے سلف ایسی ہی صفات کے مالک تھے۔ اس پر قاری صاحب نے امام نافع ﷫ اور ابن جماز ﷫ کا واقعہ بھی سنایا۔ فرماتے ہیں۔ امام نافع ﷫ اور امام ابن جماز ﷫ دونوں امام ابوجعفر یزید بن قعقاع ﷫ کے یہاں پڑھا کرتے تھے۔ بعد میں جب باری تعالیٰ نے امام نافع ﷫ کو مدینہ منورہ میں مسند امامت پر فائز فرمایا تو امام ابن جماز ﷫ نے بھی ان پر دوبارہ قراءت کرنے کا ارادہ فرمایا تو جب امام ابن جماز ﷫ ان سے پڑھنے ان کے حلقہ درس میں تشریف لاتے تو سیدنا نافع اپنی مسند سے اٹھتے اور آگے بڑھ کر ان کا استقبال کرتے اور ان کو اپنے ساتھ اپنی مسند پر بٹھاتے۔

اس کے بعد قاری صاحب نے انتہائی تاسف سے فرمایا: کہ آج ہم اپنے اساتذہ خصوصاً حفظ کے اساتذہ میں طلبا کے بارے میں اس قدر خیر خواہی کا جذبہ نہیں پاتے ہمیں چاہیے کہ سبیل قرآن کے ان روشن میناروں کو اپنے لیے راہنما قرار دے کر ان کے نقش پا کی پیروی کریں تا کہ ہماری محنتیں بھی ثمر آور ثابت ہوں اور نورِ قرآن ہماری کوششوں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گھر گھر میں روشنی بکھیرے۔

رُشد: دورانِ حفظ کن اَحباب کی رفاقت آپ کو میسر رہی؟

قاری صاحب: میرے حفظ کے ساتھیوں میں سے حافظ محمد شریف صاحب مدیر مرکز التربیۃ الاسلامیہ فیصل آباد، مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی مدیر جامع قدس لاہوراور قاری محمد صادق رحمانی صاحب کنگن پوری شامل ہیں۔

رُشد: آپ کی تکمیل حفظ کب ہوئی اوران اَیام میں پڑھائی کے علاوہ آپ کن مشاغل کو پسند کرتے تھے؟

قاری صاحب: میں ۱۹۷۱ء میں منزل یاد کرکے حفظ سے فارغ ہوگیا تھا۔ باقی رہی پڑھائی کے علاوہ مشاغل کی بات تو میں گھر سے باہر مشاغل میں دیگر بچوں کی طرح شرکت نہیں کرتا تھا۔ فارغ اَوقات میں گھر کے اَندر ہی بعض مشاغل میں منہمک رہتا تھا اور والدین زبردستی مجھے گھر سے باہر جانے کو کہتے تھے، ان میں بعض اَوقات میں گڑیاؤں کے ساتھ بھی کھیلا کرتا تھا لیکن میرا سب سے زیادہ محبوب مشغلہ یہ تھا کہ کوئی بھی خوبصورت چیز دیکھی تو اس کا آرٹیفیشل نمونہ تیار کرنا جن میں جو چیزیں ابھی بھی مجھے یاد ہیں وہ یہ ہیں: ان دنوں گھروں میں بیڈوں کا رواج نہ تھا بلکہ ایک بڑی چارپائی کو ٹیک لگا کر شادی بیاہ کے موقع پر جہیز میں دیا جاتا تھا جسے پلنگ کا نام دیا جاتا تھاایسا ہی ایک پلنگ میرے دیکھنے میں آیا جس کی ٹیک میں بہت خوبصورت نقش ونگار تھے جن میں شیشہ کاری کی ہوئی تھی میں نے اُسے دیکھا تو اُس جیسا کانوں کا خوبصورت ٹیک والا پلنگ تیار کرلیا، ایسے ہی میں نے ایک مرتبہ مٹی کی مسجد بھی بنائی تھی، ایک مرتبہ تو یوں ہوا کہ ہمارے گاؤں میں ایک بہت خوبصورت گھر تعمیر ہوا تو میں نے اس جیسا مٹی کا گھر تیار کر دیا جسے بعد اَزاں گھر آ کر انہی راج گیروں نے دیکھا اور بہت خوش ہوئے، بعض نے یہ بھی کہا کہ اس کی بنی ہوئی چیزوں کو صنعتی نمائش میں پیش کیا جائے تو کافی انعام کا حقدار ٹھہر سکتا ہے۔

رُشد: حفظ کے بعد آپ نے کیا کیا؟

قاری صاحب: حفظ کے بعد میں نے اپنے گاؤں ہی کے مدرسہ محمدیہ میں مولانا حبیب اللہ لکھوی کے پاس کتابیں پڑھنا شروع کردیں ایک سال تک وہاں پڑھا جس میں عربی کا آسان قاعدہ اورنحو میر وغیرہ شامل تھیں۔ ان دنوں جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کی بہت شہرت تھی۔ لہٰذا ہم تمام ساتھیوں نے وہاں جانے کا پروگرام بنالیا۔میرے والدین بھی اس پر راضی ہوگئے، لیکن جب ماموں جان حافظ یحیٰ صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ چونکہ ہمارے بالکل قریب راجہ جنگ میں مدرسہ کا آغاز ہوچکا ہے اس لیے بجائے گوجرانوالہ کے آپ کو یہاں پڑھنا چاہیے۔ بہرحال ہم نے وہاں داخلہ لے لیا اور ایک سال تک حافظ عبدالرشید اَظہر اور مولانا عبدالحفیظ صاحب حفظہما اللہ سے کتب پڑھیں۔

رُشد: آپ کو تجوید کا شوق کیسے ہوا اور کب پڑھنا شروع کیا؟

قاری صاحب: مجھے خود کو تو تجوید پڑھنے کا کوئی شوق نہ تھا البتہ والدِمحترم کا شوق تھا کہ مجھے قاری بنائیں۔ ہوا یوں کہ ہمارے گاؤں میں ایک مرتبہ قاری اِظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ تشریف لائے تو والدِمحترم کو پتہ چلا تو مجھے بھی ساتھ لے کر قاری صاحب کی تلاوت سننے گئے واپسی پر میں ان کے ساتھ ہی تھا تو فرمانے لگے ’’میں نے آپدے پُتر نوں قاری بنانا اے‘‘ (میں نے اپنے بیٹے کو قاری بنانا ہے) میں نے جواباً کہا ’’میں تے کوئی نی بننا‘‘ (میں نے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بنتا) (مجھے آج تک وہ جگہ بھی یاد ہے جہاں والد صاحب نے یہ جملے کہے تھے) والد محترم نے اپنے اسی شوق کی بنا پر مجھے ایک سال راجہ جنگ پڑھانے کے بعد تجوید پڑھانے کا ارادہ کرلیا اور مجھے قاری صدیق الحسن صاحب کے ہمراہ لاہور میں جامع مسجد لسوڑیوالی میں محترم قاری محمد یحییٰ رسولنگری ﷾ کے ہاں بھیج دیا۔

رُشد: یہ کن دنوں کی بات ہے؟ کیا یہاں آنے کے بعد بھی آپ کے شوق کی وہی حالت رہی؟

قاری صاحب: یہ ۱۹۷۴ء کی بات ہے جب میں یہاں داخل ہوا۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی قاری یحییٰ صاحب رسولنگری ﷾ سے وابستہ ہو اور اس میں تجوید وقراءات پڑھنے کا شوق پیدا نہ ہو۔

ہوا یوں کہ داخلے کے بعد میری رہائش محترم قاری عزیر صاحب ﷾ کے ہاں تھی (جو کہ رشتے میں میرے ماموں لگتے ہیں،) وہاں سے صبح روزانہ ان کے ساتھ مسجد لسوڑیوالی جاتا۔ (ان دنوں قاری عزیر صاحب مسجد لسوڑیوالی میں تجوید کے طلباء کو کتب کے چند اَسباق پڑھایا کرتے تھے) اور شام کو واپس مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ پر ان کے ساتھ ہی آجاتا۔ اور شام کے بعد قاری اِظہار احمد تھانوی ﷫ کے پاس مشق کرنے کیلئے جایا کرتا۔

رُشد: آپ نے تجوید میں کون کون سے اَسباق پڑھے ہیں؟

قاری صاحب: حضرت قاری صاحب ﷾ سے میں نے تجوید میں مفتاح التجوید، تحفۃ الاطفال، فوائد مکیہ اور مقدمہ الجزریۃ پڑھی ہیں۔ اس کے علاوہ حدر بھی قاری صاحب کو سنایا اور مشق بھی قاری صاحب سے ہی کیا کرتا۔

رُشد: آپ نے قاری محمد یحییٰ رسولنگری ﷾ کو بطور اُستاد کیسا پایا ہے؟

قاری صاحب: حضرت قاری صاحب کا پڑھانے کا اپنا ہی اسلوب تھا:

① خصوصاً حدر اور مشق میں طلبا کو طرزوں سے منع کرتے، زیادہ سے زیادہ تلفظ اور اَدا پر توجہ دیتے، اگر کوئی طالب علم کسی معیوب طرزِ اَداء پر تلاوت کرتا تو سختی سے منع فرماتے۔ ایک دفعہ میرے ساتھ بھی ایسا ہوا کہ میں نے کسی سے پانی پتی لہجہ سن لیا اور انہیں اس کے مطابق ہی حدر سنانے لگ گیا جس پر شیخ محترم نے مجھے سخت سرزنش کی۔

② آپ ہمیشہ تحقیق کا التزام کرواتے تھے اور یہی سلف وصالحین کا اَندازِ تلاوت تھا۔ حتیٰ کہ امام جزری ﷫ نے اپنی تحقیق سے پڑھنے کی سند کو نبی اکرم ﷺ تک متصل ذکر کیا۔ (اس پر قاری صاحب ﷾ نے امام جزری ﷫ کی سند بھی سنائی۔)

③ اس کے علاوہ حضرت قاری صاحب کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ آپ والہانہ لگاؤ ہے جب بھی کسی طالب علم یا اُستاد سے ملاقات ہوتی ہے تو اس سے قرآن ضرور سنتے ہیں۔ اور اچھا پڑھنے والے کی ہر جگہ، محافل ہوں یا نجی مجالس، حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

④ حضرت کا ہمیشہ تلامذہ سے ایک خاص لگاؤ رہا ہے آج بھی طلباء کا ایک جم غفیر آپ کے اِرد گرد رہتا ہے اور طلبا آپ کو دیکھ کر اس طرح لپکتے ہیں جیسے اپنے شفیق باپ کو دیکھتے ہی بچے اس سے چمٹ جاتے ہیں۔

⑤ نیز آپ نے طلباء پر خرچ کرنے سے بھی کبھی دریغ نہیں کیا، جن دنوں میں آپ کے ہاں پڑھتا تھا آپ اپنی تنخواہ طلباء پر خرچ فرما دیتے تھے۔

⑥ اس کے علاوہ طلباء کے چال چلن اور نظافت و پاکیزگی پر بھی خصوصی نظر رکھتے تھے کبھی طلبا نہا کر نکل رہے ہوتے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو صابن چیک کرتے کہ آیا نہانے کے بعد صابن صاف بھی کیا ہے یا نہیں۔

⑦ نیز بیت الخلا، وضو خانے اور مسجد کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھتے۔ بعض اَوقات خود بھی ان کی صفائی فرما دیتے اور کسی قسم کا عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

رُشد: آپ کا حضرت قاری یحییٰ صاحب سے دوران طالب علمی تعلق کیسا تھا؟

قاری صاحب: اُستادِ محترم حفظہ اللہ مجھ پر بہت زیادہ شفقت فرمایا کرتے تھے اور مجھے اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا۔

① میری اَداء کا، جو تجوید میں بنیادی چیز ہے، خصوصی خیال رکھتے اور مجھے بالکل طرزوں میں نہیں پڑھنے دیتے تھے، فرماتے تھے زیادہ تر اَداء پر توجہ دو زندگی بھر طرزیں بنتی رہیں گی۔

② اسی خاص تعلق کی وجہ سے مجھے آپ نے حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ سے بھی ٹائم لے کر دیا۔ میں مسلسل بعد نمازِ مغرب اُن سے مشق کرتا رہا۔

③ قاری یحییٰ صاحب مدظلہ کے ہاں بہت نایاب تلاوتیں ہوا کرتی تھیں۔ آپ نے اپنی ساری کیسٹیں اور ٹیپ ریکارڈر میرے حوالے کر دیا کہ میں ان تلاوتوں کو سنا بھی کروں اور ان کی حفاظت بھی کیا کروں لہٰذا میں بطریقِ احسن ذمہ داری انجام دیتا رہا اور میں کوشش کرتا تھا کہ جو بھی تلاوت ملے وہ ریکارڈ کرلوں لیکن ان دنوں ٹیپ ریکارڈر کی سہولت میسر نہ تھی مجھے جو جیب خرچ ملتا تھا اُس سے کیسٹیں خرید لیتا پھر جب کبھی محترم ماموں جان قاری عزیر صاحب، قاری یحییٰ صاحب سے کوئی تلاوت منگواتے تو ساتھ ٹیپ ریکارڈر بھی منگوایا کرتے تھے۔ چونکہ لانے اور لے جانے کی ذمہ داری میری ہوتی تھی اس لیے رات کو میں مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ سے ایک اور کیسٹ کا انتظام کر کے ریکارڈ کر لیتا۔ مجھے ایک روز محترم ماموں قاری عزیر صاحب نے بتایا کہ سید ریاض الحسن نوری صاحب کے ہاں کچھ تلاوتیں موجود ہیں جو کہ اسٹیشن کے قریب رہتے ہیں۔ چھٹی کے بعد وہاں پہنچ گیا۔ ہوا یوں کہ اس روز لائٹ بہت زیادہ جاتی رہی جس سے مجھے خاصا انتظار کرنا پڑتا، بالآخر میں تلاوت ریکارڈ کرنے میں کامیاب ہوگیا لیکن جب میں نے گھڑی پر نظر ڈالی تو پتہ چلا کہ عشاء کی نماز کو گزرے کافی وقت ہو چکا ہے آخر کار میں رات کے اندھیرے میں اٹھا مجھے اسٹیشن سے پیدل پونچھ روڈ آنا تھا۔ ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا اور پھر میرے پاس حضرت قاری صاحب کا ٹیپ ریکارڈر بھی تھا لیکن بہر حال مال روڈ وغیرہ پر ہلکی پھلکی ٹریفک اور سٹریٹ لائٹس کی روشنی میں بھاگتا آیا لیکن جب پونچھ روڈ پر پہنچا تو وہاں تو بالکل گھپ اندھیرا تھا کسی طرف کوئی فرد و بشر نظر نہیں آ رہا تھا بہر حال میں دل تھام کر پونچھ روڈ پر چلنے لگا اور آخر کار ڈیڑھ گھنٹے کا پیدل سفر کر کے اللہ اللہ کر کے مسجد رحمانیہ پونچھ روڈ پہنچا۔

④ اس کے علاوہ مجھ سے اللہ رب العزت نے خدمت قرآن کے سلسلے میں کچھ کام لیا ہے تو اس میں محترم قاری صاحب (کا ان چند اُساتذہ میں شمار ہے جن) کی دعاؤں کا بہت زیادہ اثر ہے۔ دوران تعلیم آپ اکثر مجھے یہ دُعا دیا کرتے تھے ’’میرے ہر دم سے دعا ہے اللہ رکھے تجھے سلامت‘‘

⑤ بعض اَوقات جب حضرت قاری اِظہار رحمہ اللہ کی زیارت کیلئے جاتے تو مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔ ایک دفعہ حضرت قاری صاحب قراءات کے طلباء کو مشق کروا رہے تھے تو آخر میں قاری یحییٰ صاحب کے کہنے پر مجھے بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری صاحب نے روایت کسائی میں سورۃ القیامۃ کی مشق کروائی۔

⑥ ایک روز آپ اپنے کمرے میں محو مطالعہ تھے کہ آپ کی نظر سے عربی کا ایک شعر گزرا، پیغام بھجوا کر مجھے بلایا اور فرمانے لگے، ابراہیم! لکھ لو اور ہمیشہ اس پر عمل کی کوشش کرنا، وہ شعر یہ ہے:

لقاء الناس لیس یفید شیئًا سوا الهذیان من قیل وقال

فأقلل من لقاء الناس إلا لأخذ العلم أو إصلاح حالٖ

لیکن آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ اَساتذہ میں پڑھانے کا وہ ذوق نہیں ہے جو ہمارے شیوخ میں تھا۔

رُشد: تجوید میں آپ کے ساتھ کون کون سے ساتھی پڑھتے تھے؟

قاری صاحب: میرے تجوید کے ساتھیوں میں، قاری محمد حنیف بھٹی صاحب، قاری محمد صابر رحمہ اللہ، قاری شریف صاحب، قاری محمد اسحق صاحب میر محمدی رحمہ اللہ شامل ہیں۔

رُشد: تجوید مکمل کرنے کے بعد آپ نے مزید تعلیم کے لیے کیا لائحہ عمل طے کیا؟

قاری صاحب: تجوید کے بعد میرا اِرادہ آگے قراءات پڑھنے کا ہی تھا، کیونکہ دورانِ تجوید میرا قرآن کریم سے ایک خاص لگاؤ ہوگیا تھا، اس لیے میں اسی فن کو پڑھنے کا مشتاق تھا حتیٰ کہ میں نے حضرت قاری صاحب کو روایت شعبہ میں سنانا بھی شروع کردیا۔لیکن ماموں جان قاری عزیر صاحب نے فرمایا کہ قراءات پڑھنے کیلئے ایک حد تک گرائمر کی سمجھ بوجھ ضروری ہے لہٰذا آپ کتب پڑھیں بعد میں قراءات پڑھیں گے۔جس پر حضرت قاری صاحب مجھے اور قاری حنیف بھٹی صاحب کو جامعہ سلفیہ داخل کرا آئے۔

رُشد: جامعہ سلفیہ میں آپ نے کون سی کلاس میں داخلہ لیا اور کتنے سال تک وہاں پڑھا؟

قاری صاحب: میں نے پہلے بھی ایک سال میر محمد میں اور ایک سال راجہ جنگ میں اِبتدائی کتابیں پڑھی تھیں۔اس کے بعد تجوید کے ساتھ بھی کچھ اَسباق حضرت قاری عزیر صاحب سے پڑھ چکا تھا اس لیے مجھے قاری صاحب نے تیسری کلاس میں داخل کرا دیا۔ یہاں ہم نے ایک سال تک پڑھا، لیکن ہوا یہ کہ سال کے آخر میں جامعہ سلفیہ کے حالات کچھ کشیدہ ہوگئے جس پر حضرت حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب اور چند دیگر اَساتذہ نے جامعہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ہمیں چونکہ حافظ صاحب سے پڑھنے کا بہت شوق تھا لیکن حافظ صاحب جامعہ میں چونکہ آخری سالوں کے طلباء کو پڑھاتے تھے اس لیے ہم نے بھی حافظ صاحب کے ساتھ آنے کا فیصلہ کیا کہ وہاں حافظ صاحب سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کا موقع ملے گا۔ بہرحال ہم نے بساط لپیٹی اور جامعہ اسلامیہ مزمل مسجد لاہور کے لیے عازم سفر ہوئے۔ یہاں چوتھے سال میں حافظ صاحب سے مشکوٰۃ شریف اور دیگر کتب پڑھیں۔

ہوا یوں کہ سال کے آخر میں دار الافتاء سعودیہ نے آپ کو دوبارہ جامعہ سلفیہ جانے کیلئے کہا جس پر حافظ صاحب کو وہاں جانا پڑا۔لہٰذا میں اور قاری حنیف صاحب بھٹی واپس سلفیہ چلے گئے اور باقی ساتھی وہیں رہے۔

رُشد: آپ کے ساتھ کون کون سے ساتھی جامعہ سلفیہ چھوڑ کر آئے تھے؟

قاری صاحب: ان میں حافظ عبدالرؤف، عبدالحنان شارجہ والے، مولانا سید یحییٰ شارجہ والے، مولانا قاری محمد حنیف بھٹی، مولانا محمد مبشر مدنی، مولانا سید عبدالحنان شاہ صاحب کوئٹہ والے اور مولانا عبدالقدیر صاحب (یہ قاری

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالحفیظ صاحب فیصل آبادی کے چھوٹے بھائی تھے۔)

رُشد: جامعہ سلفیہ میں آپ نے کتنے سال تعلیم حاصل کی اور مدینہ یونیورسٹی کب گئے؟

قاری صاحب: میں نے جامعہ سلفیہ میں چھٹے سال تک پڑھا ہے اور ساتویں سال میں میرا مدینہ نبویہ داخلہ ہوگیا۔ یہ ۱۹۷۹ء کی بات ہے اگرچہ داخلہ کیلئے میں نے اور دیگر ساتھیوں نے تیسرے سال کے بعد بھی کاغذات بھجوائے تھے اس وقت صرف مولانا سید عبدالحنان شاہ صاحب کا داخلہ ہوا دیگر ساتھی اس سال نہیں جاسکے۔ بعد اَزاں پھر جامعہ سلفیہ کی ثانویہ کی سند (ثانویہ چھ سال میں مکمل ہوتا تھا) کی بنیاد پر داخلہ ہوا۔

رُشد: جامعہ سلفیہ میں آپ کی تعلیمی پوزیشن کیسی تھی؟

قاری صاحب: میری تعلیم میں ایک چیز کی مجھے ہمیشہ کمی محسوس ہوئی ہے وہ یہ کہ میں سکول نہ جانے کی وجہ سے بنیادی اِملا کی صلاحیت سے محروم تھا اگرچہ میں نے لکھ لکھ کر اس کی کمی تو کافی حد تک دور کرلی تھی، لیکن بہرحال یہ مسئلہ ہمیشہ میرے سامنے رہا ہے اس کی وجہ سے میرے امتحانات پر خاصا اثر پڑا لیکن پھر بھی بحمداللہ رزلٹ بہت اچھا رہا ہے، میں نے ہمیشہ ۸۰ فیصد سے زیادہ ہی نمبر لیے ہیں۔

اس کے ساتھ جو شے میرے لیے ہمیشہ تکلیف کا سبب رہی ہے وہ یہ کہ اساتذہ کلاس میں انہی طلباء پر زیادہ توجہ دیتے ہیں جو بہت زیادہ ذہین ہوں اور جنہیں گرائمر کی سوجھ بوجھ ہو، زیادہ تر عبارت بھی انہیں سے پڑھوائی جاتی ہے۔ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ درمیانی سطح کے طلباء دن بدن پیچھے رہتے چلے جاتے ہیں اور ان کا اِنحصار اپنی ذات کی بجائے ذہین طلباء پر ہوجاتا ہے۔ ہمارے ساتھ اوّل یوں ہی ہوا کہ ہماری کلاس میں حافظ عبدالرؤف صاحب اور سید یحییٰ صاحب قابل ساتھی تھے۔ لیکن جب ہم لاہور آ گئے تو جو دیگر طلبا تھے انہیں بھی محنت کا موقع ملا۔ پھر جب میں اور قاری حنیف بھٹی صاحب دوبارہ واپس گئے تو وہ جمیع طلباء ماشاء اللہ اچھے اور معیاری طلباء بن چکے تھے۔ بہرحال ہم نے بھی ہمت باندھی اور گاہے گاہے طلباء کی صف اوّل میں شامل ہوئے۔ آخر کار الحمدللہ چھٹے سال میں جب ابوداؤد پڑھنے کا وقت آیا تو اکثر عبارت میں نے ہی پڑھی ہے اس کے بعد میرا مدینہ یونیورسٹی داخلہ ہوگیا۔ وللہ الحمد!

رُشد: جامعہ سلفیہ میں آپ کو کن اَساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا موقع میسر آیا؟

قاری صاحب: جامعہ سلفیہ میں بہت ہی گرامی قدر علماء سے پڑھنے کا موقع ملا ہے جن میں شیخ الحدیث مولانا محمد صدیق کرپالوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ چھتوی رحمہ اللہ، شیخ الحدیث مولانا قدرت اللہ فوق رحمہ اللہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب حفظہ اللہ، مولانا عبدالستار اَحسن حفظہ اللہ، مولانا علی محمد حفظہ اللہ اور مولانا عبدالسلام کیلانی رحمہ اللہ شامل ہیں۔

رُشد: جامعہ سلفیہ پڑھتے ہوئے آپ کا خصوصی لگاؤ کن علوم کی طرف تھا؟

قاری صاحب: دورانِ تعلیم میرا لگاؤ کسی خاص فن میں زیادہ نمایاں نہیں تھا البتہ حافظ عبدالرشید اَظہر نے مجھے کلیّۃ الشریعۃ میں داخلہ لینے کے بارے میں کہا (کیونکہ انہوں نے فقہ کے بارے میں کچھ ذہنی ہم آہنگی محسوس کی تھی) لیکن کیونکہ میں اِبتداء ہی سے تجوید پڑھتے پڑھتے وقت یہ فیصلہ کرچکا تھا کہ مجھے قراءات پڑھنی ہیں اور مزید حضرت قاری یحییٰ صاحب نے بھی یہ ترغیب دی بلکہ حکم کی حد تک کہا کہ آپ کلیّۃ القرآن میں داخلہ لیں۔ جس کی وجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے میری نظر انتخاب کلیۃ القرآن پر ہی جا کر ٹھہری۔

رُشد: مدینہ یونیورسٹی جانے کے بعد بھی کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

قاری صاحب: اِبتداء میں مجھے دو چیزوں میں خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان میں ایک یہ ہے کہ مجھے ثانویہ کے آخری سال میں داخلہ ملا جس میں تقریباً سولہ اسباق تھے اور ساتھ میں ۱۰۰ نمبرز کا ایک انگلش کا بھی پیپر تھا جبکہ مجھے انگلش کی سمجھ بوجھ بالکل بھی نہ تھی۔ بہرحال میں کچھ نہ کچھ پڑھتا بھی رہا لیکن زیادہ وقت قرآن پاک پڑھتا رہتا الحمدللہ جب امتحان ہوا تو میں اس میں باعزت کامیاب ہوگیا۔ اور دوسری بات یہ تھی کہ کلیۃ القرآن میں مجھ سے پہلے جو پاکستانی طلباء پڑھ رہے تھے انہوں نے مجھے خاصا خوف زدہ کیا کہ آپ کس کلیۃ میں آ گئے ہو، یہ تو بہت مشکل ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ جب میں کلیہ کے پہلے سال میں پہنچا ایک تو ساتھیوں نے پہلے بہت ڈرایا ہوا تھا دوسرا استادِ محترم نے 'ءَ أَنْذَرْتَهُمْ' کی ساری وجوہ ایک ہی مجلس میں پڑھا دیں تو اس سے مجھے قراءات کے مشکل ہونے کا حقیقی احساس ہوا، لیکن بعد میں جب شیخ عبدالرازق رحمہ اللہ نے اِنتہائی بہترین طریقہ سے ہمیں جمع الجمع کا طریقہ بتایا تو ہماری مشکل حل ہوگئی۔

رُشد: مدینہ یونیورسٹی میں کن اَساتذہ سے پڑھنے کا موقع ملا؟

قاری صاحب: کلیہ کے پہلے سال میں (اصول شاطبیہ) الشیخ عبدالفتاح المرصفی سے پڑھے، اجراء القراءات السبع اور علم الفواصل الشیخ عبدالرازق سے پڑھا اور علم الرسم الدکتور محمد سالم محیسن سے پڑھا۔ کلیہ کے دوسرے سال میں ہمیں اجراء القراءات السبع اور شاطبیہ فضیلۃ الشیخ محمد ابراہیم الاخضر علی القیم شیخ القراء بمسجد النبوي وأحد أئمته پڑھاتے تھے، جبکہ علم الضبط شیخ حبیب اللہ الشنقیطی سے پڑھا۔ تیسرے سال میں شیخ محمود جادو سے مریم الی آخر القرآن اجراء اور شاطبیہ پڑھی۔ جبکہ چوتھے سال میں الدرۃ اور اجراء القراء ات الثلاث المتمّۃ للعشر شیخ عبدالفتاح المرصفی سے اور دکتور محمود سیبویہ سے توجیہ القراءات پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کے علاوہ کلیہ کے دیگر اسباق فضیلۃ الشیخ الدکتور عبدالعزیز القاری عمید کلیۃ القرآن، دکتور عبدالعزیز عثمان السوڈانی، شیخ محمد ایوب البرماوی، شیخ علی عبدالرحمن الحذیفی، الدکتور عبداللہ بن الامام محمد امین الشنقیطی سے پڑھے۔

رُشد: کلیہ کے علاوہ بھی آپ نے قراءات کسی سے پڑھی ہیں یا نہیں؟

قاری صاحب: شیخ عبدالرازق کی خصوصی شفقت کی وجہ سے مجھے اجراء وغیرہ میں زیادہ مسئلہ نہیں تھا اس لیے مزید پڑھنے کا کبھی سوچا نہیں تھا۔ البتہ تیسرے سال آخر میں الشیخ المرصفی صاحب کی زیارت کیلئے گیا تو انہوں نے خود مجھے کہا کہ آپ مجھ سے اکٹھی عشرہ شروع کر دیں اور ہفتہ میں دو دن مجھے دے دیئے۔ میں نے شیخ کے کہنے پر شروع کر دیا اور سال کے اختتام تک میں نے سورۃ بقرہ ختم کر لی، لیکن جب چوتھے سال کے شروع میں حج کے بعد واپس گیا تو مجھے انہوں نے کہا کہ آپ پورا ہفتہ پڑھا کرو تیسرے سال میں وقت اس لیے کم ملتا تھا کہ ان دنوں کے شیخ کے پاس شیخ عبدالرحیم البرعی المصری پڑھا کرتے تھے اور اس کے علاوہ شیخ محمد ادریس العاصم بھی تکمیل سبعہ کے بعد ثلاثہ پڑھ رہے تھے آخری سال تک مذکورہ دونوں حضرات تکمیل کر چکے تھے اس لیے مجھے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا سال میں خاصا وقت مل گیا۔ ان دنوں معمولات بہت زیادہ سخت ہوتے تھے مثلاً کلیۃ میں باقاعدہ کلاسز لینا اس کے علاوہ مقالہ بھی لکھنا ہوتا اور مزید عصر سے عشاء تک اور بعض دفعہ عشاء کے بعد تک شیخ سے پڑھتا رہتا۔ بہرحال کلیۃ کے چوتھے سال میں فیضان الٰہیہ کی خصوصی برکھا برسی یعنی بحث کی تکمیل بھی ہوگئی پھر شیخ کے ہاں عشرہ کی تکمیل بھی ہوئی اور کلیۃ کا اختتام بھی بخیر وخوبی ہوگیا۔ اس کے علاوہ اِذاعۃ القرآن میں ریکارڈنگ بھی کرواتا تھا۔

رُشد: آپ نے عشرہ کی تکمیل کب کی اور ان ساری مصروفیات میں آپ دیگر ذاتی اور شخصی کام کیسے کرتے تھے؟

قاری صاحب: میں نے شیخ عبد الفتاح مرصفی رحمہ اللہ کے ہاں ۲۸؍شعبان ۱۴۰۴ھ بمطابق ۲۹؍مئی ۱۹۸۴ء کو صبح فجر کے بعد قراءات عشرہ کی تکمیل کی۔ اس کے علاوہ دیگر مصروفیات میں میرے رفقاء نے میری بہت معاونت کی خصوصی طور پر حافظ عبدالرؤف صاحب نے، جس سے مجھے پڑھنے کا وقت میسر آجاتا۔ اللہ تعالیٰ ان جمیع اَحباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

رُشد: شیخ مرصفی سے آپ کے تعلقات کی نوعیت کیسی تھی؟

قاری صاحب: شیخ رحمہ اللہ سے میرا آٹھ نو سال تک بڑا ہی اچھا تعلق تھا۔

① بازار میں خرید وفروخت کے لیے جب انہیں جانا ہوتا تو مجھے حکم فرماتے اور میں نے انہیں کہہ رکھا تھا جب بھی آپ کو ضرورت پڑے آپ مجھے ٹیلی فون کر دیا کریں میں گاڑی لے کر آپ کے پاس حاضر ہوجایا کروں گا۔

② جب میرے بیٹے مصعب کی ولادت ہوئی تو میں عقیقہ کا گوشت لے کر ان کے پاس حاضر ہوا تو فرمانے لگے میں اور میری اہلیہ آپ کے گھر آئیں گے میں ایک لحاظ سے بہت شرمندہ ہوا کہ میں نے شیخ کو مشقت میں ڈالا ہے لیکن خوشی بھی تھی شیخ تشریف لائیں گے اور بیٹے کیلئے دعا فرمائیں گے آخر کار شیخ اور ان کی اہلیہ کو اپنی گاڑی میں لے کر آیا اور انہوں نے ساتھ چاول، چینی اور اس طرح کی دیگر اشیاء ساتھ رکھ لیں گھر پہ آکر بیٹے کو گود میں بٹھایا اور دُعا کی۔

③ جب کبھی مجھے کسی کتاب کی ضرورت پڑتی یا کسی مخطوط جو ان کے پاس ہوتا تو وہ مجھے فوٹو کاپی کیلئے مرحمت فرمادیتے اس لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے نادر مخطوطات بندہ ناچیز کی لائبریری میں موجود ہیں۔ اور کتاب دیتے وقت فرمایا کرتے 'لعل اللّٰہ ینفع بك' اگر آپ کے پاس کتاب موجود نہ ہوتی تو فرماتے 'واللّٰہ واللّٰہ ما عندي الآن، ھو في مصر' جب چھٹیوں میں مصر جاؤں گا لے کر آؤں گا۔

④ آپ سے جب کبھی کوئی کتاب فوٹو کاپی کیلئے مانگتا تو آپ فرماتے میں محمد (مجھے محمد کے نام سے پکارتے تھے) کو کہوں گا کہ وہ آپ کو فوٹو کرا کے دے گا کیونکہ وہ کتاب کی بہت ہی حفاظت کیا کرتے تھے میں جب فوٹو کرانے کے بعد کتاب واپس کرتا تو کتاب کی جلد بنا کر پیش کرتا تو بہت خوش ہوتے اور دُعائیں دیتے۔

⑤ اسی طرح آپ نے جب کبھی اپنی کتاب پر پلاسٹک کور کرانا ہوتا یا کوئی کتاب جلد کرانی ہوتی تو مجھے حکم دیتے اس لیے میں نے آپ کی لائبریری کی جمیع کتب کو پلاسٹ کور چڑھا دیا تھا۔

⑥ ان کی اَہلیہ محترمہ بھی میرے ساتھ بہت شفقت کرتی تھیں جس روز بھی ان کے ہاں اچھا کھانا پکتا تو اماں جی شیخ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خصوصی طور پر کہتیں 'قل لمحمّد يتعشّ عندنا' اور عام ایام میں شیخ فرمایا کرتے: 'تفضل بالموجود یا محمّد!'

⑦ دوران پڑھائی اکثر یہ ہوتا کہ مہمانوں کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہتا، بعض دفعہ تو مہمان اس قدر آتے کہ پڑھنے کا وقت بالکل میسر نہ آتا جس سے میں قدرے پریشان ہوجاتا تو آپ میری پریشانی کو بھانپ لیتے اور ازراہِ شفقت فرماتے: 'یا ابني زعلان' بیٹے ناراض ہورہے ہو۔''

⑧ آپ کے اِنتقال کے بعد 'إنا لله وإنا إليه راجعون' گھر والوں نے مجھے ہی حکم دیا تھا کہ میں شیخ کی لائبریری کو پیک کروں آپ کے بیٹے ہشام نے مجھے کہا جو کتاب آپ لینا چاہتے ہیں وہ لے لو لیکن میں نے مناسب نہ سمجھا۔ البتہ شیخ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی زمانہ طالب علمی کی کاپیاں جو کہ تحریرات طیبہ میں تھیں جن کو بچوں نے ردی میں ہی پھینکنا تھا وہ میں نے قبول کرلیں۔ اور بھائی ہشام سے لکھوایا کہ یہ ہم بطور ہدیہ دے رہے ہیں اس وجہ سے کہ کسی وقت کوئی دیکھ کر یہ نہ کہے کہ یہ اس نے شیخ کی لائبریری سے چرائی ہیں۔ مجھے بڑا ہی صدمہ ہے کہ آپ 'الدرۃ' کی بڑی ہی قیمتی شرح لکھ رہے تھے کاش کہ اس کی فوٹو کرالیتا، کیونکہ ابھی تک سننے میں نہیں آیا کہ کتاب چھپ گئی ہے۔ چونکہ میرا شیخ کے ساتھ بڑا ہی گہرا اور طویل عرصہ گزرا ہے اور بہت سی باتیں کرنے کو دل چاہ رہا ہے لیکن طوالت سے بچتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ شیخ کی قبر منور فرمائے اور قیامت کے روز جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہمارا لکھنا پڑھنا ان کیلئے صدقہ جاریہ فرمائے اور ان کی انسانی لغزشوں سے درگذر فرمائے۔ آمین!

ملحوظہ! سوال میں صرف شیخ مرصفی ؒ کے ساتھ تعلقات کی نوعیت پوچھی گئی تھی ورنہ میرا تعلق جمیع اَساتذہ سے بہت اچھا رہا جن میں سے دکتور محمود سیبویہ البدوی (جو کہ کلیہ کی بحث میں میرے مشرف تھے)، دکتور محمد سالم محیسن (جو کہ ایم۔فل کے مقالہ میں میرے مشرف تھے) اور اسی طرح الشیخ عبدالرافع رضوان اور الشیخ محمود جادو المصری شامل ہیں یہ سب حضرات اپنے فن میں بڑے ہی متمکن تھے۔ اور ہر ایک مجھے بڑی شفقت کی نگاہ سے دیکھتے تھے کیونکہ میں ہر ایک کی خدمت کیلئے ہمہ وقت تیار رہتا اور خرید وفروخت کیلئے بھی جاتا رہتا اور اس وجہ سے قدر کی نگاہ سے دیکھتے کہ میں نے کلیۃ القرآن کے علاوہ شیخ مرصفی صاحب سے خصوصی اجازہ حاصل کی ہے اور ہر ایک کے ساتھ بڑی دیر تک إذاعۃ القرآن کیلئے قراءاتِ سبعہ کی ریکارڈنگ کراتا رہا۔

رُشد: کلیۃ میں آپ کی تعلیمی رپورٹ کیسی رہی؟

قاری صاحب: کلیۃ میں میری تعلیمی رپورٹ الحمد للہ مناسب رہی ہے۔ پہلے سال میں نے ۹۱ فیصد، دوسرے سال ۸۹ فیصد، تیسرے سال اور چوتھے سال میں ۸۴ فیصد نمبر حاصل کئے۔

رُشد: آپ کی تعلیمی رپورٹ بہت زیادہ اعلیٰ نہیں لیکن پھر بھی آپ کا ماجستیر میں داخلہ ہوگیا اس کا سبب کیا ہے؟

قاری صاحب: یقیناً جامعہ اِسلامیہ میں ماجستیر میں داخلہ ہونا ایک بہت بڑی خوش قسمتی ہے اور مجھے اپنی کم مائیگی کا پورا اِحساس ہے اور میں ماجستیر میں داخلہ کو اپنی ذہانت وفطانت کا قطعاً شاہکار نہیں سمجھتا بلکہ یہ صرف اور صرف قرآن کی برکت ہے۔ جن دنوں میری کلیۃ سے فراغت ہوئی میں إذاعۃ القرآن میں ریکارڈنگ کرا رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ عمید الکلیة دکتور ابو مجاہد عبدالعزیز القاری یہ ارادہ رکھتے تھے کہ قرآن کریم کی ریکارڈنگ کسی نہ کسی طرح پوری ہو جائے جس قدر میں دراسات علیا میں داخلہ کا متمنی تھا اس سے بڑھ کر شیخ اس کے خواہاں تھے لہٰذا انہوں نے ماجستیر کی حد تک داخلہ میں خوب محنت کی اس کے علاوہ بھی دیگر جامعات کے عمائدین اور مدیران کے نام مجھے خصوصی تزکیے لکھ دیئے تاکہ میں اگر کسی وجہ سے مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ حاصل نہ کر پاؤں تو سعودیہ کی کسی بھی یونیورسٹی میں موقعہ حاصل کرسکوں۔

بہرحال ماجستیر کے انٹرویو کا لیٹر موصول ہوگیا۔ جب میں مجلس المقابلہ کے سامنے پیش ہوا تو وہاں اکابر علما سعودی عرب تشریف فرما تھے، جن میں محدث کبیر شیخ حماد الانصاری، فضیلۃ الشیخ عبدالمحسن العباد، فضیلۃ الدکتور عبدالعزیز القاری، شیخ امان اور دیگر آٹھ دس شیوخ موجود تھے۔

اب مسئلہ یہ تھا کہ سب سے پہلے سوال کون کرے ہر شیخ دوسرے سے کہہ رہے تھے۔ آخر کار مجھ سے پوچھا گیا کہ پاکستان میں آپ کا کس جامعہ سے تعلق ہے؟ میں نے جامعہ سلفیہ کا ذکر کیا تو تمام شیوخ کی نظریں شیخ عبدالمحسن العباد کی طرف اُٹھیں، کیونکہ ان کا جامعہ سلفیہ سے ایک خاص تعلق تھا بہرحال شیخ نے پہلا سوال میری اکیڈمک رپورٹ کے بارے میں کیا۔ میں نے بتایا پہلے سال تو ممتاز رہا ہوں، لیکن باقی تین سال جید جداً آتا رہا ہوں اس پر شیخ نے سوال کیا کہ اس کا سبب کیا ہے؟ تو میرے بجائے دکتور عبدالعزیز القاری حفظہ اللہ نے جواب دیا کہ انہیں دوسرے سال میں پڑھائی کے علاوہ قراءاتِ عشرہ کی ریکارڈنگ کی ذمہ داری بھی سونپ دی گئی جس سے تعلیمی رپورٹ پر اثر پڑا۔ اس کے بعد شیخ حماد الانصاری نے سوال کیا کہ سورۃ الفاتحہ سے توحید کی اَقسام ثلاثہ کے دلائل نکالیں۔ اس کے بعد کئی دیگر سوالات کے علاوہ قراءاتِ شاذہ کے متعلق بھی سوال ہوا جس پر پھر دوبارہ دکتور عبدالعزیز القاری نے بحث میں حصہ لیا، انٹرویو کے بعد مجھے کامیابی کی خبر سنائی گئی جس سے میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔

رُشد: ماجستیر میں کن شیوخ سے استفادہ کی سعادت ملی؟

قاری صاحب: ماجسیتر میں ہمیں شیخ ابوبکر الجزائری 'تفسیر موضوعی'، دکتور عبدالعزیز عثمان سوڈانی 'تفسیر تحلیلی'، دکتور عبدالعزیز القاری 'علوم القرآن' اور شیخ دکتور اکرم ضیاء العمری 'مناہج البحث' پڑھایا کرتے تھے۔

رُشد: طلباء عموماً خطة البحث کے مسئلہ میں کافی مشکلات کا شکار ہوتے ہیں کیا آپ کو بھی ان مراحل سے گزرنا پڑا؟

قاری صاحب: یہ مرحلہ واقعی بہت کٹھن ہوتا کہ طلباء انتہائی محنت سے ایک خطہ تیار کرتے، جبکہ مجلس اُسے رد کردیتی اور کئی کئی مرتبہ خطة البحث تیار کرنا پڑتا۔ بہرحال اپنے موضوع کے متعلق کتب کی ورق گردانی اور اہل فن کی طرف مراجعت اور مکتبات اور رسائل کے اِستفادہ سے مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اگر طالب علم کیلئے ابتداء ہی سے کسی وسیع المطالعہ کو متعین کردیا جائے تو اس میں طالب علم کیلئے بہت آسانی ہوسکتی ہے۔

رُشد: آپ نے بحث کیلئے کس طرح کے موضوع کا انتخاب کیا؟

قاری صاحب: یقیناً ماجسیتر اور دکتوراہ کی سطح پر کوئی تحقیقی یا موضوعاتی بحث کا انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ میرا اس سلسلہ میں موضوع کے بجائے تحقیقی کام کرنے کا ارادہ تھا جو کہ عموماً مخطوطات پر ہی ہوتا ہے جس کے لیے میں نے علامہ جعبری کی کتاب 'خلاصة الأبحاث فی شرح نهج القراء ات الثلاث' اَساتذہ کے مشورے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منتخب کی جو کہ مجلس الجامعہ نے منظور کرلیا اور اشراف کی ذمہ داری دکتور محمد سالم محیسن کے سپرد کی گئی۔

رُشد: بحث کے دوران آپ کو کیا مشکلات پیش آئیں اور کن شیوخ کی معاونت رہی؟

قاری صاحب: دوران بحث قراء ات کے مشکل مسائل میں حضرت شیخ مرصفی سے رہنمائی لیتا اور کتاب چونکہ لغوی اعتبار سے کافی مشکل تھی اس کے لیے دکتور محمود سیبویہ کی مشفقانہ راہنمائی بھی شامل حال رہی۔

اس کے علاوہ جو مجھے سب سے بڑی مشکل پیش آئی وہ یہ تھی کہ دراسۃ المؤلف کا مسئلہ حل نہیں ہورہا تھا، کیونکہ علامہ جعبری کے حالات پر ایک یمنی طالب علم دستوراہ کی سطح پر تفصیلی دراستہ پیش کرچکا تھا۔ اب مشکل یہ تھی کہ اگر اسی ترتیب پر انہی معلومات کو جمع کردیا جاتا تو یہ واضح سرقہ تھا، اگرچہ میں معلومات تو اس کے علاوہ بھی کافی اکٹھی کرچکا تھا لیکن کوئی ترتیب نہیں سوجھ رہی تھی۔ میں نے بارگاہ ایزدی میں التجا کی کہ کوئی سبیل نکالے اللہ رب العزت نے دعا قبول فرمائی اور اس موقع پر مجھے آیت ﴿ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ ﴾ [النمل:٦٢] کا حقیقی مفہوم سمجھ میں آیا۔

ہوا یوں کہ میری نظر سے ابن حجر کی کتاب تغلیق التعلیق گزری اس کی ترتیب مجھے بہت پسند آئی میں نے اسی اسلوب پر اپنی جمع کردہ معلومات کو مرتب کردیا اللہ کی توفیق سے اس قدر اعلیٰ دراسہ مرتب ہوگیا کہ میرے مشرف دکتور محمد سالم محیسن رحمہ اللہ نے تعجب کے انداز میں مجھے کہا کہ کیا یہ آپ نے ہی لکھا ہے؟ اور فرمایا کہ اس کی ایک کاپی مجھے بھی دینا۔ بہرحال بتوفیق الٰہی بحث تیار ہوگئی اور بحمد اللہ درجہ ممتاز میں ماجستیر پاس کیا۔

رُشد: ہماری اطلاعات کے مطابق ماجستیر میں جو شخص ممتاز نمبروں سے پاس ہو اس کا داخلہ خود بخود ہی دکتورہ میں ہوجاتا ہے آپ کا کیوں نہیں ہوا؟

قاری صاحب: جامعہ کا واقعی یہ قانون تھا کہ جو بھی طالب علم ماجستیر میں ممتاز ہوگا اُسے پی ایچ ڈی میں داخلہ ملے گا لیکن میرے ساتھ ایک حادثہ ہوگیا جس کی وجہ سے میرا داخلہ نہ ہوسکا۔ ہوا یوں کہ میرا امتحان لینے والوں میں سے داخلی مناقش شیخ مرصفی رحمہ اللہ بھی تھے، مناقشہ سے چند روز قبل ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ یہ ذی القعدہ ۱۴۰۹ھ کی بات ہے جس سے میرا مناقشہ گیارہ ماہ لیٹ ہوگیا اور آئندہ سال شوال میں ہوا۔ اس دوران ایک تو ہمارا کام بھی آگے نکل چکا تھا دوسرا یہ ہوا کہ ایک سال لیٹ ہونے کی وجہ سے ادارتی پیچیدگیاں پیدا ہوگئیں جس کی وجہ سے داخلہ نہ ہوسکا۔

رُشد: آپ نے القراء ات العشر الکبریٰ کب پڑھی تھیں اور کیا آپ نے اس میں اجازت حاصل کی؟

قاری صاحب: مناقشہ کے بعد جن دنوں میں پی ایچ ڈی کے داخلہ کیلئے کوشش کررہا تھا انہی دنوں شیخ عبدالرازق رحمہ اللہ سے عشرہ کبری (طیبہ) بھی شروع کردی۔ جب مجھے یہ حتمی پتہ چل گیا کہ یہاں داخلہ نہیں ہونے والا تو مجھے دکتوراہ کے بجائے 'طیبۃ' کی فکر زیادہ لاحق ہوئی لیکن جامعہ ہر دم یہی تقاضا کررہا تھا کہ میں سفر کر جاؤں لہٰذا میں عمید المکتبات (الدکتور عبدالرحمٰن بن الشیخ عبدالعزیز امام وخطیب مسجد نبوی) کے پاس گیا۔ انہوں نے کوشش کی اور ساتھ دکتور عبدالرازق رحمہ اللہ نے بھی ایک درخواست لکھی، لیکن مدیر الجامعہ جو کہ پہلے انکار کرچکے تھے میرے سفر پر ہی مصر رہے۔ آخر کار میں عمید المکتبات کی وساطت سے 'مدیر استقدام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والترحیل' (جو سفر کے لیے بندوبست کرتے ہیں) کے پاس گیا۔ انہیں جب یہ پتہ چلا کہ میں پڑھنا چاہتا ہوں اور مخلص بھی ہوں تو انہوں نے مجھے سات ماہ کی رخصت دے دی، اور میں نے سورۃ الانعام کے آخر تک اجراء جمع الجمع کے ساتھ پڑھ لیا۔ اب مدیر استقدام الترحیل بھی مجھے مزید رُخصت نہیں دے سکتے تھے، لہٰذا پھر مدیر کو مشیر گورنر مدینہ کی سفارش کروائی لیکن وہ نہ مانا، البتہ کئی اور جہات سے تدریس کیلئے پیشکش پیش کی گئی۔ جامعہ والے مجھے 'برونائی' میں بھیجنا چاہتے تھے۔ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ میں رئیس قسم القراءات کی پیشکش تھی اور مدینہ کے قریب 'بدر' کے مقام پر ایک مدیر المدرسہ نے کہا کہ ہمارے پاس آ جاؤ اور ہم خود ہی نقل کفالہ کروالیں گے، لیکن یہ مجھے منظور نہ تھا، کیونکہ میں پاکستان کام کرنا چاہتا تھا۔ اس لیے میں وہاں مزید نہ رکا اور 'طیبہ' مکمل کیے بغیر واپس لوٹنا پڑا، لیکن الشیخ عبدالرازق رحمہ اللہ نے قراءاتِ عشرہ کبریٰ کا وثیقہ عطا کر دیا اور بڑے ہی قیمتی اَلفاظ اس میں تحریر فرما دیئے، جس کا میں اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا۔ فرماتے ہیں:

”ونسأل اللّٰه عزوجل أن يجمعنا به على خير ليتم هذه الختمة المباركة أو يرزقه اللّٰهُ بمن يقرأ عليه القرآن الكريم كلَّه من طريق الطيبة“ .

ثم قال : ”وقد تبين لي من حال الشيخ المذكور أثناء قراء ته أنه بلغ فی معرفة طرق القراء وتحريرات المحرّرين ما يبشر بأنه سيكون ــ إن شاء الله تعالىٰ ــ من القراء المشهود لهم بالإتقان فی هذا الفن ، لذا ، أدعو اللّٰه عزّ وجلّ له أن يوفقه لإتمام هذه القراء ات وأن ييسر له أمره“

استادِ محترم کی دُعا کا اثر اَب ظاہر ہوا، جس کی مدتِ مدید سے تمنا تھی۔ ویسے تو کلِّیۃ القرآن جامعہ لاہور الاسلامیہ میں کئی مرتبہ قراءاتِ عشرہ کبریٰ پڑھانا شروع کیں، لیکن یہ سلسلہ پوری طرح قائم نہ ہو سکا۔ اب عرصہ ایک سال سے بتوفیق اللہ قراءاتِ عشرہ کبریٰ کا اہتمام باقاعدہ طور پر شروع ہو چکا ہے۔ کلیۃ القرآن والتربیۃ الإسلامیۃ میں ۱۳/طلباء پر مشتمل ایک جماعت ایک پارے کا اجراء جمع الجمع بمع تحریرات متولّی پڑھ چکی ہے اور کلیہ القرآن جامعہ لاہور سے میرے قابل قدر شاگردوں میں سے قاری انس مدنی اور قاری حمزہ مدنی اپنے ہونہار شاگردوں کی معیت میں ہر جمعرات کو مرکز میں آ کر قراءاتِ عشرہ کبریٰ پڑھتے ہیں اور تین پارے جمع الجمع کے ساتھ مکمل کر چکے ہیں۔ اسی طرح میرے نہایت ہی قابل قدر شاگرد قاری ریاض احمد جو اس وقت جامعہ سلفیہ میں کلیّۃ القرآن کی باگ ڈور سنبھالے ہوئے ہیں، وہ وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں اور کبھی فون کے ذریعے پڑھ لیتے ہیں۔ ایک پارہ انہوں نے بھی مکمل کر لیا ہے۔ اسی طرح میری دو بیٹیاں اور ایک نسبتی بیٹا سید علی القاری قراءاتِ عشرہ کبریٰ کے آغاز میں ہیں۔

اوپر جو تفصیل ذکر کی گئی ہے وہ تو مجھ سے براہ راست پڑھنے والوں سے متعلق ہے، البتہ میری معنوی اولاد نے اس سلسلہ کو بذاتِ خود آگے بڑھانے کا سلسلہ بھی مستقلاً شروع کر رکھا ہے۔ قاری انس مدنی اور قاری حمزہ مدنی، جنہوں نے قبل ازیں مجھ سے عشرہ صغریٰ کی اجازت حاصل کر رکھی ہے اور اب محترم قاری محمد ادریس حفظہ اللہ اور مجھ سے عشرہ کبریٰ پڑھ رہے ہیں، انہوں نے گذشتہ رمضان کے بعد اپنے دو اداروں میں تدریس عشرہ کبریٰ کا آغاز کر رکھا ہے، چنانچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) میں دونوں عزیز القدر شاگرد ادارۃ الاصلاح کی طرح تدریس عشرہ کبریٰ میں مشغول ہیں اور الحمدللہ اب تک ۲۰ طلباء پر مشتمل ایک کلاس میں طیبة النشر کے اُصول مکمل پڑھا چکے ہیں اور جمع الجمع کے ساتھ ایک پارہ عملاً تطبیق کے ساتھ پورا کر چکے ہیں، نیز تحریراتِ طیبہ کے ضمن میں الشیخ احمد عبدالعزیز الزیات کی تنقیح فتح الکریم شرح وتوضیح کے ساتھ تقریباً ابتدائی ربع مکمل کر چکے ہیں۔ اسی طرح جامعہ لاہور الاسلامیہ کی نئی شاخ مدرسہ البیت العتیق میں قاری حمزہ مدنی نے بعض اساتذہ وطلبہ پر مشتمل ایک کلاس میں عشرہ کبریٰ کی تدریس کا آغاز کر رکھا ہے۔ اللہ تعالی سے دُعا ہے کہ اللہ تعالی تینوں اداروں میں اس سلسلہ کو یوں آگے بڑھائے کہ طلبہ تکمیل عشرہ کبریٰ کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ کو دیگر مدارس میں بھی شروع کریں۔ واللہ ولی التوفیق

رُشد: ہم نے سنا ہے آپ نے مجمع ملک فہد میں کوئی ریکارڈنگ کروائی ہے، اس کی کیا تفصیلات ہیں؟

قاری صاحب: یہ ۱۴۰۸ھ کی بات ہے کہ ایک صبح میرا دروازہ کھٹکا میں نے دروازہ کھولا تو دروازے پر شیخ عبدالرحمن حذیفی (امام وخطیب مسجد نبوی) حفظہ اللہ کو پایا بہت حیرت ہوئی کہ شیخ صاحب کیسے تشریف لائے ہیں فرمانے لگے کل مجمع آ ؤ وہاں روایت ورش میں آپ کی ریکارڈنگ کرانی ہے اگلے روز میں وہاں گیا تو وہاں شیوخ کی موجودگی میں میرا ٹیسٹ لیا گیا، ٹیسٹ کے بعد انہوں نے وزارت کو فائل روانہ کر دی کہ آئندہ رِوایت ورش کی ریکارڈنگ الشیخ محمد ابراہیم پاکستانی کرائیں گے۔

رُشد: مجمع میں ریکارڈنگ کا طریقہ کار کیا تھا؟

قاری صاحب: یہاں ریکارڈنگ کروانا ایک مشکل اور خاصی ہمت والا کام تھا اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ ورش کیلئے خاصے طویل سانس کی ضرورت تھی۔ اور جو سب سے بڑا مسئلہ تھا وہ یہ کہ دنیا کے کبار قراء کے سامنے پڑھنا ہوتا تھا جن میں ① الشیخ العلامة احمد بن عبدالعزیز الزیات اعلیٰ القراء سنداً فی مصر، ② فضیلة الشیخ عامر بن السید بن عثمان عالم المصری مبرز في علم التجوید والقراءات جن کے شاگردوں میں شیخ محمد خلیل الحصری، شیخ مصطفیٰ اسماعیل، شیخ عبدالباسط عبدالصمد شامل ہیں ③ الدکتور محمود بن سیبویہ البدوی المصری رئیس قسم القراءات بکلیة القرآن، ④ فضیلة الشیخ عبدالفتاح بن السید العجمی المرصفی، ⑤ فضیلة الدکتور الشیخ محمود بن عبدالخالق جادو المصری، ⑥ فضیلة الشیخ علی بن عبدالرحمٰن الحذیفی، شامل تھے۔ جمیع شیوخ اَداء میں ہر ایک شے کا پورا اہتمام کرتے اور کسی بھی چیز کو نظر انداز نہیں کیا جاتا تھا۔ بہرحال الحمدللہ ساڑھے چار پارے ریکارڈ کروائے جس کا مجھے بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ اس سے آگے کچھ اِداراتی پیچیدگیوں کی وجہ سے مزید ریکارڈنگ نہیں ہوسکی۔

رُشد: آپ نے پی ایچ ڈی کیلئے دیگر یونیورسٹیوں میں درخواستیں کیوں نہ دیں؟

قاری صاحب: میں نے دوسری یونیورسٹیوں میں بھی کاغذات جمع کروائے اور دکتور عبدالعزیز قاری نے باقاعدہ سفارشی لیٹر مدیر جامعہ اُم القریٰ کو لکھا، دکتور سیبویہ نے اور اسی طرح بعض اکابر شیوخ نے بہت اعلیٰ تزکیے لکھ کر دیئے لیکن داخلہ نہ ہوسکا۔

رُشد: آپ نے تدریس کیلئے جامعہ لاہور الاسلامیہ ہی کو کیوں منتخب کیا؟

قاری صاحب: میرے تدریس کے مواقع جامعہ ابی بکر کراچی، جامعہ اِسلامیہ العالمیہ اسلام آباد اور جامعہ سلفیہ فیصل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آباد میں زیادہ تھے اور سعودیہ کی طرف سے مبعوث ہونے کے اِمکانات تھے۔ لیکن میری خواہش یہ تھی کہ میں اپنے گاؤں کے قریب پڑھاؤں تاکہ اپنے عزیز واَقرباء کو بھی دینی تعلیم سے روشناس کرواؤں اور دوسری میری یہ بھی خواہش رہی ہے کہ جہاں حضرت حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب پڑھائیں گے وہیں میں پڑھاؤں گا۔ ان دو اسباب کی وجہ سے میں نے جامعہ لاہور کو ترجیح دی۔

رُشد: اِدارے نے آپ سے کس طرح رابطہ کیا تھا؟

قاری صاحب: محترم حافظ عبدالرحمٰن مدنی ﷾ سے جب بھی مدینہ منورہ ملاقات ہوتی تو بعد اَز فراغت جامعہ میں آنے کا کہتے اور جن دنوں میرا وہاں سے آنے کا پروگرام تھا۔ خود مدنی صاحب نے مجھے بذریعہ خط آنے کی دوبارہ دعوت دی اور کہا کہ آپکے بارے میں وِزارۃُ الاوقاف سے بھی بات کر چکے ہیں آپ دکتور حکمی سے مل لیں۔ اَلبتہ مجھے دکتور حکمی سے ملنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا، اس کے باوجود میں ۱۹۹۰ء میں جامعہ لاہور الاسلامیہ میں آ گیا۔

رُشد: کیا یہاں آتے ہی آپ نے باقاعدہ کلیۃ کا آغاز کر دیا تھا؟

قاری صاحب: جب میں یہاں آیا تو جامعہ میں صرف کلیّۃ الشریعہ ہی تھا میں مختلف کلاسز میں تجوید کے اَسباق پڑھاتا تھا ایک سال تک یہی سلسلہ رہا۔ سال کے آخر میں حضرت قاری یحییٰ صاحب نے بغرضِ امتحان مجھے ساہیوال بلایا اور پوچھا کہ کیا کلیّۃ القرآن کے سلسلہ میں کوئی پیش رفت ہوئی۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو انہوں نے باقاعدہ خط کے ذریعہ توجہ دلائی۔ جس پر رمضان کے شروع میں ہی مجلس الجامعہ کا پہلا اجلاس ہوا۔

رُشد: پہلی میٹنگ میں کیا طے کیا گیا؟

قاری صاحب: اس میں یہ طے ہوا کہ کلیۃ کو باقاعدہ جاری کرنے کیلئے کن کن حضرات سے مشاورت کی ضرورت ہے تاکہ باقاعدہ نصاب ترتیب دے کر کلیۃ القرآن کا آغاز ہو سکے۔ لہٰذا یہ طے پایا کہ بنیادی مشاورت میں، حافظ محمد یحییٰ میر محمدی ؒ، حافظ ثناء اللہ مدنی ﷾، مولانا عبدالسلام فتح پوری ﷾، قاری محمد اسلم صاحب ؒ، قاری محمد یحییٰ رسولنگری ﷾، قاری محمد اِدریس العاصم ﷾، مولانا قاری محمد عزیر ﷾، مولانا عبدالستار حماد ﷾، مولانا عبدالغفار اَعوان ﷾، اور مولانا قاری نعیم الحق نعیم کو بلایا جائے اور ان کے علاوہ میٹنگز میں جامعہ کے کبار اَساتذہ مولانا شفیق مدنی ﷾، مولانا عبدالسلام فتح پوری ﷾، قاری عبدالحلیم ﷾، مولانا محمد رمضان سلفی ﷾، مولانا طاہر محمود ﷾ اور مولانا عبدالقوی لقمان ﷾ شامل تھے۔

ملحوظہ! میں نے ذاتی طور پر بھی محترم مدیر الجامعہ کو خصوصی طور پر جماعت کے چار اکابر قراء اور فن تجوید وقراءات کے ماہرین کا نام پیش کیا تھا تاکہ ہر ایک کلیۃ القرآن کو اپنا ذاتی اِدارہ سمجھ کر اسکی ترقی کیلئے دعائیں فرماتے رہیں اور سب کے طلباء اِتحاد کے ساتھ علومِ قرآن کے مشن کو آگے بڑھا سکیں۔

رُشد: ان مجالس کے ذریعے آپ کوئی لائحہ عمل طے کرنا چاہ رہے تھے یا کلیۃ کا خاکہ پہلے ہی آپ کے ذہن میں موجود تھا؟

قاری صاحب: الحمد للہ میرے ذہن میں کلیۃ القرآن کا خاکہ پہلے ہی موجود تھا، کیونکہ میں مدینہ یونیورسٹی میں پڑھ کر آیا تھا اس لیے میں تو بالکل واضح تھا البتہ مجالس کا یہ مقصد تھا کہ درس نظامی کے مروّجہ نصاب میں کس کس جگہ تبدیلی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے قراءات وعلوم القرآن کا نصاب شامل کیا جاسکتا ہے۔ کون سی ایسی کتب یا علوم ہیں جن کے نکالنے سے طالب علم کا کوئی زیادہ نقصان بھی نہیں ہوگا اور ہمارا مقصود بھی حاصل ہوجائے اور وہ اَساتذہ جو قراءات کی باقاعدہ تعلیم دے رہے تھے وہ یہ بتائیں کہ یہ کام ممکن بھی ہے یا نہیں۔ بہرحال جمیع علماء کرام نے اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔ مثلاً قاری یحییٰ صاحب کا کہنا تھا کہ یہ کام شروع کرنا بہت مشکل اَمر ہے کیونکہ تجوید کا ذوق رکھنے والے طلباء اتنا بوجھ برداشت نہیں کریں گے اور قاری اِدریس صاحب نے فرمایا کہ شروع تو کیا جاسکتا ہے لیکن جو اَساتذہ قراءات اور علوم قرآن کے اَسباق پڑھائیں وہی درس نظامی کے دیگر اسباق پڑھائیں تاکہ طلبہ میں کسی قسم کی ذہنی کشمکش شروع نہ ہونے پائے۔

بہرحال ان مجالس میں یہ طے پاگیا کہ کن کتب کو چھوڑ کر نئی کتب داخل کی جائیں بالفاظ دیگر وفاق المدارس کے نصاب میں کچھ ترامیم کر کے علوم قرآن مثل تجوید وقراءاتِ سبعہ وعشرہ اضافہ کر کے کلیۃ القرآن کا نصاب طے پاگیا اور الحمدللہ ہم نے نئے سال میں کلیۃ القران کا باقاعدہ آغاز کردیا۔ جس کا فارغ التحصیل مستند عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ماہر قاری بھی ہوتا ہے اور اب بحمد اللہ یہ کلیہ ایک 'جامع علمی تحریک' شکل اختیار کرچکا ہے اور عام وخاص میں اس کے فضلا کو پذیرائی ملی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مستشرقین اور ان کے فکر کے حاملین کے نام نہاد 'اِصلاحی فکر' کے پھیلائے ہوئے غلط نظریات کی بیخ کنی بھی ہورہی ہے۔

رُشد: کلیۃ القرآن کے قیام کا مقصد کیا تھا؟

قاری صاحب: اگر کلیۃ القرآن کا مقصد آپ چند الفاظ میں سننا چاہ رہے ہیں تو وہ یہ ہے:

① عالم غیر قاری اور قاری غیر عالم کا تصور ختم کرنا۔

② عوام اور علماء میں یہ شعور بیدار کرنا کہ تجوید القرآن سیکھنا کوئی فن نہیں بلکہ قرآن مجید کی تلاوت نماز کا اَہم رکن ہے، اس کی مجرد تلاوت بھی عبادت ہے اور ہر عبادت کے لیے اصول وضوابط اور مخصوص کیفیات ہوتی ہیں جن کو بجالانے سے ہی عبادت قبول ہوتی ہے۔

③ قرآن ٹھیک پڑھنا یہ کسی خاص طبقہ کا امتیاز نہیں بلکہ ہر مسلمان پر شرعی طور پر واجب ہے اور علماء کیلئے تو نہایت ہی ضروری ہے۔

④ تجوید وقراءات پر اِدھر اُدھر سے جو اعتراض کیے جاتے ہیں کلیۃ کے فضلا ان کا شافی جواب دے سکیں۔

⑤ کلیہ کے فضلا ایسے لوگوں کو راہ راست پر لانے کیلئے پیش خیمہ ہوں جو مستشرقین کے غلط نظریات کے زیر اثر احادیث سے بدظنی کے باعث تنوع قراءات کے 'معجزۂ قرآنی' کے منکر ہیں۔

رُشد: کیا آپ سمجھتے تھے کہ درسِ نظامی کے ساتھ یہ کام ممکن ہے؟

قاری صاحب: یقیناً میں متعین طور پر یہ سمجھتا تھا کہ درس نظامی میں ایسی وسعتیں موجود ہیں کہ جس میں یہ ایڈجسٹ ہوسکتا ہے لیکن اگر کچھ کمی رہ بھی جاتی ہے تو بے شمار فوائد کے حصول کی خاطر اس کمی کو برداشت کیا جاسکتا ہے۔

رُشد: کلیۃ القرآن کے قیام میں آپ کو کیا مشکلات پیش آئیں؟

قاری صاحب: کلیۃ کے قیام میں بہت زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جنہیں ترتیب سے ذکر کرتا ہوں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① پہلی مشکل یہ پیش آئی کہ کلیۃ القرآن پاکستان کی سطح پر ایک بالکل نیا سیٹ اَپ تھا۔ اس لیے طلباء اس میں داخلے سے کتراتے تھے اور ویسے بھی درسِ نظامی کے ساتھ قراءات کا پورا سلیبس انہیں سنتے ہی غیر معمولی محسوس ہوتا تھا۔ دوسرا یہ کہ شعبہ تجوید وقراءات میں عموماً ایسے طلبا داخلہ لیتے تھے جن کی آوازیں اچھی ہوں اور جن کو اللہ نے یہ خوبی عطا نہیں کی وہ اسے پڑھنا وقت کا ضیاع سمجھتے تھے۔ اس لیے شروع میں طلبا ہی مہیا نہیں ہو رہے تھے جامعہ میں داخلہ کیلئے جب بھی کوئی حافظ طالبِ علم آتا تو میں طالب علم اور اس کے والدین کو کلیہ کی افادیت کا احساس دلاتا لیکن پھر بھی پہلے سالوں میں بہت کم داخلہ ہوا۔ اس کمی کو اس طرح پورا کیا گیا کہ دیگر کلاسوں میں جو حفاظ طلبا پڑھتے تھے انہیں کلیۃ القرآن میں داخل کر لیا گیا، اس سے کچھ طلبا تو میسر آ گئے لیکن ایک مشکل اور کھڑی ہوگئی کہ ان طلبا کے اسباق کو کس طرح سیٹ کیا جائے کیونکہ مختلف کلاسز میں جن اَسباق کو ہم ترک کرانا چاہ رہے تھے وہ ایک وقت میں نہیں ہوتے تھے بلکہ ان کے مختلف پیریڈز تھے۔ اس سلسلہ میں مولانا محمد شفیق مدنی حفظہ اللہ کا خصوصی تعاون شامل حال رہا وہ بہت ہی محنت سے پیریڈز کو ترتیب دے کر قراءات کے طلباء کیلئے وقت نکالتے۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

② دوسرا مسئلہ یہ تھا کہ کلیۃ القرآن اور کلیۃ الشریعہ کی کلاسز کے اَوقات ایک وقت پر تھے، لہٰذا جن پیریڈز میں قراءات کے طلبہ علیحدہ ہوجاتے تھے اس میں ہمارے پاس کوئی کلاس روم نہیں ہوتے تھے اس لیے کچھ کلاسیں ڈائننگ ہال میں ہوتیں کچھ رہائشی ہال میں۔ ان دنوں رہائشی ہال میں نہ تو فرش تھا اور نہ ہی کھڑکیاں تھیں اور خصوصاً ظہر کے بعد جب کلاسز لگتیں تو بہت ہی بُرا حال ہوتا، طلبا شدید گرمی میں نڈھال ہوجاتے۔ اس کا سدباب مدیر الجامعہ جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب نے یوں کیا کہ ان طلبا کیلئے روزانہ تربوز کا اہتمام کیا اور بعد اَزاں شربت روح افزا بھی پلایا جاتا رہا۔

③ ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ کلیۃ القرآن کے طلباء کیلئے سکول پڑھنا ممکن نہیں ہوتا تھا، کیونکہ صبح سے مسلسل عصر تک پڑھنے کے بعد دوبارہ بعد از عصر سکول پڑھنا ایک بہت بڑا بوجھ تھا۔ اس کا حل یوں نکالا گیا کہ جو طلبا سکول کے خواہشمند ہوتے انہیں عصر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی رخصت دے دی جاتی اور ایک مرتبہ کلیۃ القران کے بعض طلبا نے محنت کر کے عشاء کے بعد کلیۃ کے طلبا کیلئے جانثار کالج کے نام سے سکول کا اہتمام کیا۔

④ اس میں ایک مسئلہ طلبا کی منزل کا بھی ہوتا تھا، کیونکہ ہم بغیر کسی امتیاز کے صرف حافظ طلبا کو داخل کر رہے تھے اس لیے منزل کا کوئی خیال نہیں کیا گیا تھا جس کیلئے طلبا کو خاصی محنت بھی کرنا پڑتی اور جب تک حدر مکمل نہیں ہوتا تھا ہم تجوید کی سند نہیں دیتے تھے۔ اس وجہ سے بعض سینئر طلبا بھی اَسناد سے محروم رہے اور ویسے بھی تجوید کے اَساتذہ منزل سننے کیلئے بھی تیار نہ ہوتے بہرحال انہیں سمجھا بجھا کر آمادہ کرنے کی کوشش کرتا۔

⑤ ایک بہت بڑی کمی یہ تھی کہ قراءات کے اَساتذہ موجود نہ تھے اور میں اکیلا جمیع کلاسز کو پڑھا نہیں سکتا تھا اس کا حل یوں نکالا گیا کہ بعض منتہی کلاسز کے سینئر طلبا کو ابتدائی کلاسز کے اسباق دیئے گئے جن میں قاری سلمان میر محمدی حفظہ اللہ، قاری محمد فیاض حفظہ اللہ اور قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ شامل تھے۔ اس پر ہمیں بعض حضرات کی جانب سے 'ہمی مکتب ہمی ملاّ' کے تند و تیز جملے بھی سننے پڑے لیکن اللہ رب العزت کام چلاتے رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ پھر ایک مسئلہ وفاق کے امتحانات کا بھی تھا کہ طلباء کلیۃ القرآن کا نصاب پڑھتے تھے جس کی وجہ سے وفاق کی بعض کتب کو چھوڑنا پڑتا تھا، ان کی تیاری اور اس کے علاوہ وفاق میں بعض سکول کے مضامین بھی تھے جس وجہ سے ایک وقت میں دو امتحان دینا کہ وفاق کے بھی امتحان دیں اور جامعہ کے امتحانات کی بھی تیاری کریں، ایک مشکل کام تھا اس کیلئے میں ذمہ داران وفاق کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں باقاعدہ نصاب بھی بنا کر دیا۔ انہوں نے اس شرط کے ساتھ منظوری کا وعدہ دیا کہ ہم جماعت کے جمیع قراء اور اکابر علماء کو یہ خط بھیج کر ان سے رائے لیں گے پھر ان کی رائے کے موافق عمل کریں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن ان خطوط کا کسی طرف سے کوئی جواب نہ آیا اور بالآخر وفاق سے یہ بات طے پائی کہ جامعہ کی قراءاتِ عشرہ کی سند کے ساتھ آپ ہمارے طلباء کا عالمیہ کا امتحان لے لیں۔ جو انہوں نے منظور کرلیا اور اب (بحمد اللہ) وفاق نے کلیۃ القران کا ایک باقاعدہ نصاب منظور کرلیا ہے اور پورے طور پر اب کوئی طالب کلیۃ القرآن کا امتحان دے سکتا ہے اور وفاق انہیں تجوید، قراءاتِ سبعہ اور عشرہ کی الگ اسناد بھی جاری کرتا ہے۔

⑦ ایک مشکل یہ بھی سامنے تھی کہ ابتدائی تین کلاسوں تک کلیۃ القرآن اور کلیۃ الشریعہ کے طلباء کے سیکشن ہی علیحدہ ہوا کرتے تھے اور کلیۃ القرآن میں عموماً جونیئر اَساتذہ ہی پڑھاتے تھے حتیٰ کہ بعض سینئر اَساتذہ دفتر میں کہتے کہ ہمارے پیریڈز کلیۃ الشریعہ میں ہی رکھیں، ایک سال ہم نے مطالبہ کرکے بعض بڑے اَساتذہ کے پریڈز بھی لے لیے لیکن ہوا یوں کہ جامعہ میں طلباء نے پروپیگنڈا شروع کردیا کہ سارے سینئر اَساتذہ کلیۃ القرآن والے لے گئے ہیں جسے بہت مشکل سے فرو کیا گیا۔

⑧ کلیۃ القرآن کے ابتدائی سالوں میں یہ مسئلہ خصوصی رہا ہے کہ طلبا تجوید پڑھنے کے شوق میں کلیۃ القرآن میں داخل ہوجاتے، لیکن جوں ہی تیسرا سال شروع ہوتا تو طلبا کہتے ہم نے قراءات نہیں پڑھنی۔ دو تین سال تک تو ہم نے کرہاً اجازت دی لیکن ایک سال یہ ہوا کہ ایک کلاس کے سارے ذہین اور پڑھنے والے طلبا نے کہا کہ ہم نے کلیۃ الشریعۃ میں پڑھنا ہے، کیونکہ وہاں سکول پڑھنے کی سہولت موجود ہے اور ویسے بھی پڑھائی ظہر تک ہوتی ہے جس پر مجھے سخت صدمہ ہوا اور میٹنگ کرکے مجلس الجامعہ سے طے کرایا کہ آئندہ جو طالب علم تجوید پڑھے گا وہ اگر یہاں پڑھنا چاہتا ہے تو کلیۃ القرآن میں پڑھے ورنہ جامعہ کے دروازے اس کیلئے بند ہیں۔ میں اس پر سختی سے کاربند ہوگیا حتیٰ کہ اس وجہ سے میرے بعض قریبی عزیز مجھ سے ناراض ہوگئے اور برسوں مجھ سے بات تک نہ کی، لیکن میں نے اس معاملے میں کسی سے کوئی مصالحت نہیں کی۔

یہ شرط اس لیے لگانا پڑی کہ تجوید کے بعد قراءات کے سالوں میں کسی طالب علم کے آنے کی توقع نہیں ہوتی تھی۔ ظاہر ہے کہ اَساتذہ کی ٹیم مکمل ہی کرنی پڑتی تھی چاہے کلاس میں چند طلبا ہی کیوں نہ ہوں۔ اس بارے میں وکیل الجامعہ مولانا عبدالسلام فتح پوری کا تعاون بہت مثالی رہا ہے کہ خود ان کے بیٹے نے یہ کہا کہ میں نے کلیۃ القرآن نہیں پڑھنا اور بھاگ کر چلا گیا انہوں نے فرمایا اگر پڑھنا ہے تو یہی پڑھو گے۔

⑨ ایک مسئلہ جس سے خاصی بے چینی رہی، یہ تھا کہ کلاسز میں حجیت قراءات کے موضوع پر کلیۃ الشریعۃ اور کلیۃ القرآن کے طلبا کے مابین بحث شروع ہوجاتی جس پر وہ لے دے ہوتی کہ معاملہ سنبھالنا بہت مشکل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتا۔ بہر حال الحمدللہ آج فضا یکسر بدل چکی ہے۔

⑩ جامعہ لاہور میں طلبا کلیۃ القرآن کو مشق اور حدر کا مسئلہ ہمیشہ درپیش رہا ہے کیونکہ باقاعدہ اس کیلئے کوئی جگہ نہ تھی طلبا اگر کھانے کے ہال میں مشق کرتے تو صبح دفتر میں شکایت آجاتی حتیٰ کہ ایک رات یوں ہوا کہ عشا کے بعد میں ہال کے پاس سے گزر رہا تھا تو دیکھا کہ قاری قمر الاسلام مشق کر رہا ہے میں نے اُسے مشق کرانی شروع کردی اور صبح دفتر جامعہ میں میری شکایت بھی پہنچ گئی کہ ہمیں رات سونے نہیں دیا گیا۔

بہر حال مسائل تو بے شمار تھے لیکن مدیر الجامعہ حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ، مولانا عبدالسلام فتح پوری حفظہ اللہ اور مولانا شفیق مدنی حفظہ اللہ کی خصوصی توجہ اور لامحدود تعاون سے اللہ رب العزت کام چلاتے رہے۔

رُشد: کلیۃ القرآن کے تحت تحریک تحفظ القرآن والحدیث قائم کی گئی تھی اس کے مقاصد کیا تھے؟

قاری صاحب: تحریک تحفظ القرآن والحدیث کے مقاصد میں اوّل مرحلہ میں قراءاتِ قرآنیہ کی محافل، محاضرات، دروس وغیرہ کے ذریعہ سے ترویج و اشاعت، فاضلین کلیۃ القرآن کو معاشرے میں اس طرح سیٹ کرنا کہ وہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کی بہتر خدمت کر سکیں، مختلف مقامات پر لائبریریاں قائم کرنا اور اس میں خصوصی طور پر قراءاتِ قرآنیہ اور علوم القرآن کے مواد کی فراہمی، اس کے علاوہ فکری محاذ پر برسرِ پیکار ہونے کیلئے طلباء کی اس قدر تیاری کروانا کہ وہ منکرین قرآن و حدیث کو منہ توڑ جواب دے سکیں، جس سے دفاع عن القرآن والسنۃ کی ذمہ داری سے ہم عہدہ برآ ہوں۔ بدعات کی بیخ کنی کرنا، سلف وصالحین کے منہج کو زندہ کرنا اور لوگوں کو اس پر چلنے کیلئے آمادہ کرنا، مسلمانوں میں سے جہالت کے خاتمہ کیلئے صحیح تعلیم کا بندوبست کرنا تاکہ وہ شریعت کی برکات وانوارات سے مستفید ہو سکیں۔

رُشد: آپ اپنے ان جمیع مقاصد میں کس حد تک کامیاب ہوئے؟

قاری صاحب: الحمدللہ میں اللہ کا بہت ہی شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے میرے مشن میں کافی حد تک کامیابی سے ہمکنار کیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ تقریباً ۷۵ رفیصد تک کامیاب ہوا ہوں جس میں قراءات کی ترویج کے سلسلہ میں تو اللہ نے خاصی مدد فرمائی باقی رہا اس کے فکری محاذ کا مسئلہ تو اس سلسلہ میں موجودہ قراءات نمبر کی اِشاعتوں کے بعد میں الحمدللہ بہت مطمئن ہوں کہ اللہ نے میرے تلامذہ کو دونوں میدانوں کیلئے چن لیا ہے۔

رُشد: کیا آپ کلیۃ القرآن کے علاوہ بھی تجوید وقراءات کے متعلق کوئی پروگرام رکھتے ہیں؟

قاری صاحب: جی ہاں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

❶ المعہد العالی للتّجوید والقراءات کا قیام (جس کی مدت تعلیم پانچ سال ہو) کیونکہ کلیۃ القرآن کا نصاب ودورانیہ چونکہ وسیع ہے اس لیے وہ طلبا اس سے محروم رہتے ہیں جو صرف تجوید وقراءت میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جسے تین مراحل میں تقسیم کیا جائے:

① قسم التجوید والقراءۃ (تکمیل روایت حفص عن عاصم کیلئے	مدت تعلیم ایک سال
② قسم القراءات (تکمیل القراءات العشر الصغریٰ کیلئے)	مدت تعلیم دو سال
③ قسم تخصص القراءات (تکمیل القراءات العشر الکبریٰ کیلئے)	مدت تعلیم دو سال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر قسم میں علوم تجوید وقراءات کے ساتھ درس نظامی کی بھی تعلیم دی جائے۔

ملحوظہ! کلیۃ القرآن الکریم (بحمد اللہ) چونکہ اپنے نصاب اور طرزِ تعلیم کے اعتبار سے پاکستان بھر میں ایک مثالی (درس نظامی کی) درس گاہ کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ معہد (انشاء اللہ) اپنے نصاب اور طرزِ تعلیم کے اِعتبار سے پاکستان بھر میں ایک مثالی (تجوید وقراءات کی) درس گاہ کی حیثیت رکھے گی۔

۲ دینی مدارس وجامعات سے فارغ التحصیل علماء کے لیے المعهد العالی في التجويد وعلوم القرآن الكريم کا قیام (جس کی مدت ایک سال ہو) کیونکہ ہمارے ہاں اَلمیہ ہے کہ دینی مدارس وجامعات کے اکثر فضلاء علوم قرآن (مثل تجوید وقراءات، رسم قرآن وضبط) سے محروم رہتے ہیں تا کہ وہ صحتِ تلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے جملہ علوم وفنون سے واقفیت حاصل کر کے اجر عظیم کا موجب بن سکیں۔ اور علوم تجوید وقراءات کے متعلق دشمنانِ اسلام کے غلط نظریات سے آگاہ ہوسکیں۔

۳ عامة الناس (خواتین وحضرات) کیلئے 'تجویدی ڈپلومہ' کا قیام (مدت تعلیم ۴۰ دن) تا کہ ہر مسلمان قرآن کے تلفظ کو درست کر کے (تلاوتِ قرآن) کی تمام تر فضیلتوں کا مستحق ٹھہر سکے۔ اور اس ڈپلومہ کو (جو کہ اَربابِ جماعت ومدارس پر فریضہ کی ادائیگی کیلئے ایک عملی قدم ہے) جماعتی طور پر مختلف شہروں میں متعارف کرایا جائے۔

رُشد: جامعہ لاہور الاسلامیہ سے مرکز اِدارۃ الاصلاح منتقل ہونے کے کیا اَغراض ومقاصد تھے؟

قاری صاحب: اصل مسئلہ یہ ہے کہ کسی بھی معاشرے کے دھارے کو پھیرنا نوجوانوں کا کام ہے اور جو کام نوجوان کرسکتے ہیں وہ عمر رسیدہ افراد نہیں کر پاتے۔ اس لیے جب نوجوان تیار ہوجائیں تو اُن کو کام کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں۔ اسی نیت سے میں نے مدنی صاحب سے بارہا عرض کی کہ آپ اپنے فرزندان میں سے کسی کو کلیۃ القرآن کی ذمہ داری سونپیں۔ بہرحال حافظ صاحب نے سونپ دی، لیکن میری موجودگی کی وجہ سے وہ کھل کر کام نہیں کر پا رہے تھے اور اس قدر محنت نہیں کرتے تھے جس قدر کسی کام کو اٹھانے کیلئے کی جاتی ہے، اور بہت ساری باتیں مجھ پر چھوڑ دیتے تھے۔ اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ میں کسی دوسری جگہ منتقل ہوجاؤں تا کہ یہاں انہیں کام کا بھرپور موقع میسر آئے، نیز ایک وجہ یہ بھی تھی کہ عموماً قراءات کے مدارس میں یہ ہوتا ہے کہ ایک معروف اُستاد کی زندگی تک ہی وہ کام ہوتا ہے اور بعد میں وہ ختم تصور کیا جاتا ہے، میں اس تصور کو بھی ختم کرنا چاہتا تھا تا کہ کام اچھی طرح اپنے سامنے چلتا دیکھ سکوں۔ باقی ادارۃ الاصلاح جانے سے ایک فائدہ یہ بھی ہوگیا کہ کلیة القرآن للبنات بھی شروع ہوگیا جہاں سے الحمدللہ ایک کلاس (۱۹ طالبات پر مشتمل) قراءاتِ عشرہ مکمل کر کے فارغ ہوچکی ہے اور اب بھی ۱۹ طالبات قراءاتِ عشرہ جمع الجمع کے ساتھ پڑھ رہی ہیں اور اِن شاء اللہ سال کے آخر تک ختم قرآن سعادت حاصل کر لیں گی۔ اس کے علاوہ میری دیرینہ خواہش تھی کہ طلباء کیلئے ایک سٹوڈیو ہو جہاں اچھے پڑھنے والے طلبا کی ریکارڈنگ کی جائے اور اُسے نشر کیا جائے وہ بھی الحمدللہ بن چکا ہے۔ الحمدللہ انہی نیک مقاصد کی خاطر میں مرکز اِدارۃ الاصلاح منتقل ہوا اور وہاں بھی انتظامیہ سے طے کیا کہ کسی قسم کی ذمہ داری نہیں لوں گا تا کہ شباب کو کام کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے۔

رُشد: اب ہم آپ سے کچھ ذاتی نوعیت کے سوال کرنا چاہیں گے۔ پہلا سوال یہ ہے کہ آپ کی شادی کب ہوئی اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں پسند اور ناپسند کا کوئی دخل تھا؟

قاری صاحب: میری شادی ۱۹۸۳ء میں، جب میں مدینہ یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا، دورانِ تعطیلات میرے ماموں مولانا یعقوب کے گھر ہوئی۔ رہا مسئلہ پسند اور ناپسند کا تو ہمارے خاندان میں ایسی باتوں کو ویسے ہی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ البتہ یہ بات ضرور ہے کہ میری نانی محترمہ (والدہ حافظ یحییٰ میر محمدی رحمہ اللہ) کی یہ دیرینہ خواہش تھی کہ میری شادی ماموں کے ہاں ہی ہو۔ جس کے بارے میں وہ وقتاً فوقتاً کہتی رہتی تھیں اور ہم دونوں سے ان کا ایک خاص لگاؤ تھا لیکن قدرت کو منظور نہ تھا کہ وہ اس پرمسرت موقع کو اپنی آنکھوں سے دیکھتیں اور ان کی نگرانی میں یہ سارے امور انجام پاتے۔ وہ ہماری شادی سے کچھ ایام پہلے ہی خالق حقیقی سے جاملیں۔ نوّر الله مرقدها وجعل الجنة مثواها

رُشد: آپ کتنے بہن بھائی ہیں اور ان کے مشاغل کیا ہیں؟

قاری صاحب: ہم بحمداللہ دس بہن بھائی ہیں۔ بڑے بھائی محترم محمود اَحمد صاحب، پھر جناب مسعود اَحمد یہ دونوں سکول ٹیچرز ہیں۔ تیسرے نمبر پر میں ہوں پھر قاری حسان اَحمد صاحب، قاری سلمان اَحمد صاحب اور سب سے چھوٹے قاری صہیب احمد صاحب۔ اسی طرح ہماری ہمشیراؤں میں سے جو بڑی ہیں ان کی شادی محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب سے ہوئی، دوسری ہمشیرہ اُم اسامہ ہیں جن کا نکاح صوفی محمد ابراہیم صاحب سے ہوا جو چند ماہ قبل اللہ کو پیاری ہوچکی ہیں، تیسری اُم عمیر ہیں جو محترم محمد سلیم صاحب کے عقد میں ہیں اور چوتھی اور چھوٹی ہمشیرہ حضرت حافظ یحییٰ میر محمدی رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند جناب حافظ محمد اِسماعیل میر محمدی کی شریکِ حیات ہیں۔

رُشد: شادی کے بعد کوئی اہم واقعہ ہوا ہو تو فرمائیں؟

قاری صاحب: شادی کے بعد کوئی قابل ذکر واقعہ تو نہیں ہوا البتہ مجھے جادو کی شکایت ہوگئی تھی جو چند ہی اَیام میں کافی بڑھ گئی لیکن میں الحمدللہ مسلسل قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا رہا اور مولانا محمد گوندلوی رحمہ اللہ سے دم بھی کروایا جس سے اللہ رب العزت نے شفا عطا فرمائی۔

رُشد: شادی کے بعد آپ کو جلد ہی مدینہ جانا پڑا تو کوئی مشکل تو پیدا نہیں ہوئی؟

قاری صاحب: یقیناً شادی کے فوراً بعد ایک لمبے عرصے کیلئے گھر والوں سے دور جانا مشکل کام ہوتا ہے اور ہر انسان اُسے محسوس کرتا ہے لیکن میرے اوپر اللہ رب العزت نے یہ کرم کیا کہ چوتھے سال بہت زیادہ مصروف ہوگیا مثلاً کلیۃ میں آخری سال کی بحث لکھنا، اِذاعۃ القرآن کی ریکارڈنگ اور پھر عصر سے رات گئے تک شیخ مرصفی رحمہ اللہ سے عشرہ پڑھنا جس سے دیگر اُمور پر توجہ دینے کا موقع ہی نہیں ملتا تھا۔ اس لیے میرا وہ سال خاصا بہتر گزر گیا۔

رُشد: آپ اپنی اولاد کے متعلق کچھ فرمانا چاہیں گے؟

قاری صاحب: کیوں نہیں! الحمدللہ اللہ رب العزت نے دس بچے اپنی رحمت کاملہ سے عطا کئے جن میں سے تین بیٹے اور سات بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے قاری مصعب مدنی ہیں جو کہ کلیۃ القرآن کے فاضل ہیں اور آج کل مرکز اِدارۃ الاصلاح میں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ دوسرے قاری عثمان مدنی ہیں وہ بھی کلیۃ القرآن کے فاضل ہیں اور آج کل عشرہ کبریٰ اور اس کے ساتھ سکول بھی پڑھ رہے ہیں۔ تیسرے بیٹے حافظ عویمر ہیں جو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بحمداللہ کلیۃ القرآن ہی میں پہلے سال کے طالب علم ہیں۔

اسی طرح بڑی بیٹی نے ماشاء اللہ حافظہ قاریہ عالمہ ہونے کے ساتھ ساتھ الہدیٰ انٹرنیشنل کا ایک سالہ کورس اور قراءاتِ عشرہ سورۃ بقرہ تک پڑھ رکھی ہے۔ وہ الحمدللہ شادی شدہ ہے اور اپنے گھر میں الہدیٰ کا انسٹی ٹیوٹ چلا رہی ہے۔ اس سے چھوٹی چار بیٹیاں بھی قراءاتِ عشرہ کی فاضلات، قاریات ہیں اور کلیۃ القرآن میں تدریس کر رہی ہیں۔ چھوٹی دو بیٹیاں ابھی حفظ کر رہی ہیں۔

رُشد: آپ نے مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی ﷾ کو کیسا پایا؟

قاری صاحب: میں حضرت حافظ عبدالرحمٰن مدنی ﷾ کا بہت شکر گزار ہوں کہ انہوں نے دامے، درمے، سخنے ہر قسم کا تعاون کیا تھا انہوں نے اِدارہ کلیۃ القرآن کے جمیع معاملات میں مجھے پورے اعتماد کے ساتھ کام کرنے کا موقع دیا ہے اور ہر طرح سے میری مسلسل دلجوئی فرماتے رہے ہیں۔ انہوں نے کسی بھی وقت مجھے مشکل کا شکار نہیں ہونے دیا اور ہر موقع پر میری بات کو بڑی اہمیت دی جو ان کی اعلیٰ ظرفی کی دلیل ہے۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ان کو امت کیلئے اعلیٰ سے اعلیٰ خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رُشد: آپ کے اَہم شاگرد کون سے ہیں۔ خصوصاً جن کے ذریعہ سے آپ کی تحریک کا مشن آگے بڑھا؟

قاری صاحب: قاری صہیب اَحمد میر محمدی ﷾، قاری سلمان میر محمدی ﷾، قاری محمد فیاض ﷾، شیخ عبدالولی صومالی ﷫، قاری انس نضر مدنی ﷾، قاری عبیداللہ غازی ﷾، قاری خالد فاروق ﷾، قاری قمر الاسلام ﷾، قاری حمزہ مدنی ﷾، قاری عارف بشیر ﷾، قاری عبداللہ ﷫، قاری محمد مصطفیٰ راسخ ﷾، قاری محمد حسین ﷾، قاری محمود احمد ﷾، قاری فیصل محمود ﷾، قاری عبدالرشید قمر ﷾، قاری عبدالسلام ﷾، قاری ریاض عزیزی ﷾، قاری محمد احمد صدیق ﷾، قاری سید محمد علی ﷾، قاری شفیق الرحمٰن ﷾، قاری فہد اللہ مراد ﷾ اور قاری ابوبکر خان پور ﷾ وغیرہ۔

رُشد: آپ کی تصنیفات کتنی ہیں؟

قاری صاحب: اللہ رب العزت نے خالصتاً طلبا کی آسانی کیلئے کچھ کرنے کا موقع دیا ہے جن میں:

① القاعدۃ التجویدیۃ (اردو)
② تحفۃ الصبیان في تجوید القرآن (اردو)
③ معین القاری في تجوید کلام الباریٔ (اردو)
④ معین الصبیان في تجوید القرآن (اردو)
⑤ مرشد الخلان إلی تجوید کلام الرحمن (اردو)
⑥ تحفۃ القاري (اردو)
⑦ زینۃ القاري (اردو)
⑧ جمال البیان في تجوید القرآن (اردو)
⑨ المقالۃ العلمیۃ في أھمیۃ التجوید (اردو وعربی)
⑩ مذکّرتان في أھمیۃ التجوید وفی بعض أحکام التجوید (عربی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑪ المدخل إلی علم الوقف والابتداء (اردو)
⑫ تسهيل الاهتداء في الوقف والابتداء (اردو)
⑬ المدخل إلی علم القراءات والقصيدة الشاطبية (اردو)
⑭ المدخل إلی القصيدة الدرة المضيّة في القراءات الثلاث (اردو)
⑮ نبذة الضوابط والأداء في قراءات القراء للمبتدئين من الطالبات والطلاب في كلية القران الكريم للبنات والأبناء (اردو)
⑯ المختارات من أصول القراءات للمبتدئين من الطلاب والطالبات فی كلية القرآن الكريم للبنين والبنات(عربی)
⑰ المدخل إلی علم التحريرات للقراءات وما أثير حولها من شبهات والرّد عليها(عربی)
⑱ المختارات من تحريرات القراءات (عربی)
⑲ الفوائد الجلية في تحرير مسائل الشاطبية (عربی)
⑳ الشمعة المضية شرح اتحاف البرية بتحرير الشاطبية (عربی)
㉑ عمدة المبانی فی اختصار الفتح الرحمن شرح كنز المعانی بتحرير حرز الأمانی
㉒ تجميع التحرير ما في كتاب إرشاد المريد (للشيخ الضباع)(عربی)
㉓ تكميل النفع في تبويب ما في غيث النفع (من التحريرات)(عربی)
㉔ تقريب التحقيقات ما في كتاب حل المشكلات وتوضيح التحريرات في القرائات (عربی)
㉕ الفوائد الباهرة ما في كتاب البدور الزاهرة (عربی)
㉖ تسهيل المرام في الوقف على الهمز لحمزة وهشام (اردو)
㉗ تحفة الخلان في الوقف على الهمز لحمزة وهشام (اردو)
㉘ المدخل إلی قصيده طيبة النشر في القراءات العشر وتحريراتها (عربی)
㉙ تسهيل النتقيح فی قواعد التحرير (من تحريرا ت الطيبة)(عربی)
㉚ منار السبيل في مسائل التكبير (اردو)
㉛ المقنع في التكبير عند الختم من طريق التيسير والحرز(عربی)
㉜ شفاء المرتجل فی تحقيق الحال المرتحل (اردو)
㉝ عمدة البيان شرح الفرائد الحسان في عد آي القرآن (عربی)
㉞ مرشد الخلان إلی شرح الإعلان فی رسم القرآن (عربی)
㉟ حجية القراءات (عربی)
㊱ مكانة القراءات عند المسلمين ونظرية المستشرقين والملحدين حولها (عربی)
㊲ القراء ات والقرآء بحث مقدم لنيل الشهادة العالية (الليسانس) (عربی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

㊳ اختصار كتاب (القراء ات القرآنية تاريخها، ثبوتها، حجيتها، أحكامها) (عربی)

㊴ القراءات المتواترة بين النحو القرآني والنحو المألوف مع الردّ على من وقف منها من النحاة موقف المعارضة والتخطىء (عربی)

㊵ تحقيق وتصحيح، مقدمة في كتابة المصاحف وعددها، ورسم القرآن للشيخ رضوان المخلّلاتي (عربی)

㊶ مختصر تاريخ مصحف الشريف للقاضي عبدالفتاح، تحقيق وتصحيح (عربی)

㊷ خلاصة الأبحاث في شرح نهج القراء ت الثلاث للجعبرى بحث مقدم لنيل الشهادة العالمية الماجستير (عربی)

رُشد: کیا آپ نے کچھ ریکارڈنگ بھی کروائی ہے؟

قاری صاحب: جی ہاں! میری ریکارڈنگ کی کچھ تفصیلات حسب ذیل ہیں:

① تسجيل بعض أجزاء القرآن الكريم برواية ورش في مجمع ملك فهد.

② تسجيل المصحف الكامل لفظا لفظا لعامة الناس والمبتدئين في أربعين شريطا لتصحيح الأداء المسيء "المصحف المعلم".

③ تسجيل جزء ٣٠ وبعض السور بالقراء ات العشر المتواترة.

④ تسجيل الحلقات المختلفة بالقراء ة السبع تحت إشراف عدّة مشايخ ومنهم الشيخ محمود سيبويه البدوى باسم (دروس من القرآن- إذاعة القرآن- بالمملكة العربية السعودية)

⑤ تسجيل كتاب تحفة القارى فى تجويد كلام البارى صوتيا للإفادة العامة.

⑥ تسجيل بعض السور في بعض الروايات مثل رواية خلف عن حمزة ورواية ورش

⑥ تسجيل المصحف الكامل في التروايح عدة مرات.

⑦ تسجيل المصحف الكامل برواية ورش في كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية بإصدار مكتبة دار السلام.

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ